قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران 74)

روزنامہ
الفضل
لندن

مدیر: ابو سعید

Online Edition

ہفتہ 26 مارچ 2022ء | 23 شعبان 1443 ہجری قمری | 26 امان 1401 ہجری شمسی | جلد:4 | شمارہ:74

ارشاد باری تعالیٰ

وَتَعَاوَنُوۡا عَلَی الۡبِرِّ وَالتَّقۡوٰی ۪ وَلَا تَعَاوَنُوۡا عَلَی الۡاِثۡمِ وَالۡعُدۡوَانِ ۪ وَاتَّقُوا اللّٰہَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ شَدِیۡدُ الۡعِقَابِ ﴿۳﴾

(المائدہ:3)

ترجمہ: اور نیکی اور تقویٰ میں ایک دوسرے سے تعاون کرو اور گناہ اور زیادتی (کے کاموں) میں تعاون نہ کرو۔ اور اللہ سے ڈرو۔ یقیناً اللہ سزا دینے میں بہت سخت ہے۔

فرمان خلیفۂ وقت

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی کتاب کشتی نوح میں فرماتے ہیں کہ:

''خدا چاہتا ہے کہ تمہاری ہستی پر پورا پورا انقلاب آوے اور وہ تم سے ایک موت مانگتا ہے جس کے بعد وہ تمہیں زندہ کرے گا۔'' فرمایا ''تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو کیونکہ شریر ہے وہ انسان کہ جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں۔ وہ کاٹا جائے گا کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے۔'' فرمایا کہ ''تم اپنی نفسانیت ہر ایک پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی ناراضگی جانے دو اور سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلّل اختیار کرو تا تم بخشے جاؤ۔'' فرماتے ہیں ''نفسانیت کی فربہی چھوڑ دو کہ جس دروازے کے لئے تم بلائے گئے ہو اس میں سے ایک فربہ انسان داخل نہیں ہو سکتا۔ تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے۔''

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 12-13)

یہ اقتباس مختلف تقریروں میں، درسوں میں، اکثر جماعت کے افراد کے سامنے پیش کیا جاتا ہے اور سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلّل اختیار کرنے کا فقرہ تو ایسا ہے جو اکثر احمدی مختلف اوقات میں بطور حوالہ پیش کرتے ہیں بلکہ آپس کے معاملات کی تفصیل پیش کرتے ہوئے مجھے بھی لکھتے ہیں کہ ہم نے تو ایسا رویہ اختیار کیا لیکن دوسرا فریق تب بھی ہمارے ساتھ ظالمانہ رویہ اپنائے ہوئے ہے۔

گزشتہ خطبہ میں مَیں نے قضا اور جھگڑوں کے مقدموں کے حوالے سے بھی کچھ باتیں کی تھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے یہ الفاظ جن کو آپ نے اپنی تعلیم میں شامل کیا ہے یہ آپ کی اپنے ماننے والوں سے توقعات اور ان کے لئے آپ کے دل کے درد کا اظہار ہے۔ انسان جب کشتی نوح میں تعلیم کے مکمل میں تعلیم کے مکمل حصہ کو پڑھتا ہے تو ہل کر رہ جاتا ہے اور جیسا کہ مَیں نے

بقیہ صفحہ 3 پر

اس شمارہ میں

ہماری راہ میں کچھ آسمان باقی ہیں (منظوم)
جماعت احمدیہ اور نصرتِ الٰہی
جاپان میں احمدیت
جزائر مالٹا میں جماعت احمدیہ کا قیام

فرمانِ رسول ﷺ

عَنۡ عبدِ اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما قَالَ قَالَ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خَیۡرُ الۡاَصحاب عِنۡدَ اللہِ خَیۡرُھُمۡ لِصَاحِبِہٖ، وَخَیۡرُ الۡجِیۡرَانِ عِنۡدَ اللہِ تَعَالٰی خَیۡرُھُمۡ لِجَارِہٖ

(ترمذی کتاب البر والصلۃ، باب ما جاء فی حق الجوار)

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا: دوستوں میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بہترین وہ ہے جو اپنے دوست کے لئے سب سے بہتر ہے۔ اور ہمسائیوں میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ بہترین ہے جو اپنے ہمسائے کے لئے بہترین ہے۔

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحاتِ قلم

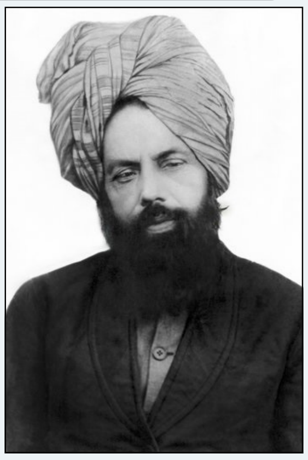

کمزور بھائیوں کا بار اٹھاؤ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

اصل بات یہ ہے کہ اندرونی طور پر ساری جماعت ایک درجہ پر نہیں ہوتی۔ کیا ساری گندم تخم ریزی سے ایک ہی طرح نکل آتی ہے۔ بہت سے دانے ایسے ہوتے ہیں کہ وہ ضائع ہو جاتے ہیں اور بعض ایسے ہوتے ہیں کہ ان کو چڑیاں کھا جاتی ہیں۔ بعض کسی اور طرح قابل ثمر نہیں رہتے۔ غرض ان میں سے جو ہونہار ہوتے ہیں ان کو کوئی ضائع نہیں کر سکتا۔ خدا تعالیٰ کے لیے جو جماعت تیار ہوتی ہے وہ بھی کَزَرۡعٍ ہوتی ہے۔ اسی لیے اس اصول پر اس کی ترقی ضروری ہے۔ پس یہ دستور ہونا چاہیے کہ کمزور بھائیوں کی مدد کی جاوے اور ان کو طاقت دی جاوے۔ یہ کس قدر نامناسب بات ہے کہ دو بھائی ہیں؛ ایک تیرنا جانتا ہے اور دوسرا نہیں۔ تو کیا پہلے کا یہ فرض ہونا چاہیے کہ وہ دوسرے کو ڈوبنے سے بچاوے یا اس کو ڈوبنے دے۔ اس کا فرض ہے کہ اس کو غرق ہونے سے بچائے۔ اسی لیے قرآن شریف میں آیا ہے۔ تَعَاوَنُوۡا عَلَی الۡبِرِّ وَ التَّقۡوٰی (المائدہ:3) کمزور بھائیوں کا بار اٹھاؤ۔ عملی، ایمانی اور مالی کمزوریوں میں بھی شریک ہو جاؤ۔ بدنی کمزوریوں کا بھی علاج کرو۔ کوئی جماعت جماعت نہیں ہو سکتی جب تک کمزوروں کو طاقت والے سہارا نہیں دیتے اور اس کی یہی صورت ہے کہ ان کی پردہ پوشی کی جاوے۔ صحابہ کو یہی تعلیم ہوئی کہ نئے مسلموں کی کمزوریاں دیکھ کر نہ چڑو کیونکہ تم بھی ایسے ہی کمزور تھے۔ اسی طرح یہ ضرور ہے کہ بڑا چھوٹے کی خدمت کرے اور محبت ملائمت کے ساتھ برتاؤ کرے۔ دیکھو وہ جماعت جماعت نہیں ہو سکتی جو ایک دوسرے کو کھائے اور جب چار مل کر بیٹھیں تو ایک اپنے غریب بھائی کا گلہ کریں اور نکتہ چینیاں کرتے رہیں اور کمزوروں اور غریبوں کی حقارت کریں اور ان کو حقارت اور نفرت کی نگاہ سے دیکھیں۔ ایسا ہرگز نہیں چاہیے۔ بلکہ اجماع میں چاہیے کہ قوت آجاوے اور وحدت پیدا ہو جاوے جس سے محبت آتی ہے اور برکات پیدا ہوتے ہیں۔ میں دیکھتا ہوں کہ ذرا ذرا سی بات پر اختلاف پیدا ہو جاتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مخالف لوگ جو ہماری ذرا ذرا سی بات پر نظر رکھتے ہیں۔ معمولی باتوں کو اخباروں میں بہت بڑی بنا کر پیش کر دیتے ہیں اور خلق کو گمراہ کرتے ہیں لیکن اگر اندرونی کمزوریاں نہ ہوں تو کیوں کسی کو جرأت ہو کہ اس قسم کے مضامین شائع کرے اور ایسی خبروں کی اشاعت سے لوگوں کو دھوکا دے۔ کیوں نہیں کیا جاتا کہ اخلاقی قوتوں کو وسیع کیا جاوے۔ اور یہ تب ہوتا ہے کہ جب ہمدردی، محبت اور عفو اور کرم کو عام کیا جاوے اور تمام عادتوں پر رحم اور ہمدردی، پردہ پوشی کو مقدم کرلیا جاوے۔ ذرا ذرا سی بات پر ایسی سخت گرفتیں نہیں ہونی چاہئیں جو دل شکنی اور رنج کا موجب ہوتی ہیں۔

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 142-143 ایڈیشن 2016)

دربارِ خلافت

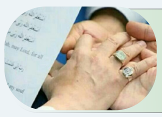

”یہ خدا کا ہی سلسلہ ہے وہی اس کی پہلے حفاظت کرتا رہا ہے اور وہی آئندہ کرے گا“

(حضرت مصلح موعودؓ)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

حضرت میاں سوہنے خان صاحب فرماتے ہیں کہ اب مَیں صداقت خلیفہ ثانی بیان کرتا ہوں جو میرے پر ظاہر ہوئی۔ جس وقت احرار کا بہت زور تھا اور مستریوں نے بھی حضور پر بہت تہمت لگائی تھی۔ مَیں نے دعا کرنی شروع کر دی کہ اے اللہ! میرے پیر کی عزت رکھ۔ وہ تو میرے مسیح کا بیٹا ہے۔ بہت دعا کی اور بہت درود شریف اور الحمد شریف پڑھا اور دعا کرتا رہا۔خواب عالمِ شہود میں ایک شخص میرے پاس آیا۔ اُس نے بیان کیا کہ مشرق کی طرف بڈھا گاؤں میں مولوی آئے ہوئے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ احمدیوں کو ہم نے جڑ سے اکھیڑ دینا ہے۔ اور بندہ (یعنی یہ میاں سوہنے خان صاحب) کہتے ہیں کہ میں، برکت علی احمدی اور فتح علی احمدی کو اپنے ساتھ لے کر خواب میں ہی اُن کی طرف روانہ ہوا۔ جہاں مولوی آئے ہوئے تھے۔ جب وہ موضع پنڈ دری قد پہنچے، اُس وقت نماز عصر کا وقت ہو گیا۔ مَیں نے امام بن کر ہر دو احمدیوں کو نماز پڑھانی شروع کر دی۔ اتنے میں خِرد خان اور غلام غوث احمدی پھگلانہ بھی آ گئے۔ مَیں نے آسمان کی طرف دیکھا۔ آسمان پر دو چاند ہیں۔ ایک چاند بہت روشن ہے۔ دوسرا جو مربع شکل اُس کے ساتھ لگا ہوا ہے، وہ بے نور ہے۔ روشنی نہیں ہے۔ میرے دیکھتے دیکھتے اس میں روشنی ہونی شروع ہو گئی۔غرضیکہ وہ چاند دوسرے چاند کے برابر روشن ہو گیا۔ مَیں نے دعا کی، یہ دونوں ایک قسم کے روشن ہو گئے۔ اُس وقت مجھے آواز آئی کہ پہلا چاند مرزا صاحب مسیح موعود ہیں اور یہ دوسرا چاند جو اب روشن ہوا ہے یہ میاں بشیر الدین محمود احمد خلیفہ ثانی ہیں۔

(ماخوذ از رجسٹر روایاتِ صحابہ۔ غیرمطبوعہ جلد نمبر 12 صفحہ 199-200 از روایات حضرت میاں سوہنے خان صاحبؓ)

جیسا کہ مَیں نے کہا مستریوں کا بھی قادیان میں بڑا فتنہ اُٹھا تھا، جس میں حضرت خلیفہ ثانیؓ پر بڑے غلیظ الزامات بھی ان لوگوں نے لگائے تھے اور مقدمہ بھی قائم کیا تھا۔ اس کا خلاصۃً کچھ ذکر کر دیتا ہوں، اکثر کو شاید نہیں پتہ ہو گا۔ ویسے تو یہ تفصیل پڑھنے والی ہے۔حضرت خلیفہ ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ۔ ”ایک مقدمہ پچھلے دنوں میرے خلاف کیا گیا کہ گویا مَیں نے آدمی مقرر کئے تھے کہ بعض لوگوں کو مروا دوں۔ یہ وہ لوگ تھے جو مشین سوئیاں کی دوکان سے تعلق رکھتے ہیں اور اُنہی کی طرف سے یہ مقدمہ کیا گیا تھا اور دوسرا مقدمہ یہ تھا کہ آئندہ کے لئے میری ضمانت لی جائے۔“ پھر آگے فرماتے ہیں ”ان لوگوں کو قتل کروانا تو بڑی بات ہے۔ مَیں نے اُن کے لئے کبھی بد دعا بھی نہیں کی۔ مگر انہوں نے اپنے اوپر قیاس کیا۔ پچھلے دنوں بعض وجوہ سے جو خیالی طور پر گھڑی گئیں (بعض ایسی وجوہات جو خیالی تھیں) اُن میں یہ خیال پیدا ہوا کہ اُن کے خلاف کوشش کی جارہی ہے۔ (اُن کو یہ خیال پیدا ہوا کہ جس طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ اُن کے خلاف کوئی کوشش کر رہے ہیں) ان لوگوں نے بعض ایسی وجوہات سے جو اخبار میں بھی بیان کر دی گئی ہیں، کئی قسم کی ناجائز حرکات کیں۔“ پھر آگے فرماتے ہیں کہ ”جو لوگ اخلاق میں گر جاتے ہیں وہ اپنے بُغض کا بدلہ غیراخلاقی طور پر لینے کے درپے ہو جاتے ہیں۔ اس وجہ سے انہوں نے ایسی باتیں کرنی شروع کیں جو الزامات اور اتہامات سے تعلق رکھتی ہیں۔“ اور بڑے گندے گندے الزامات لگائے تھے لیکن آپ نے اُس کا کوئی جواب نہیں دیا۔ تاریخ احمدیت میں جو لکھا ہوا ہے۔ اُس کا بھی خلاصۃً بیان کرتا ہوں کہ جماعت احمدیہ کی کامیابیوں اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی ہر حلقے میں بڑھتی ہوئی مقبولیت دیکھ کر بعض لوگوں نے جن سے سلسلہ کی عظمت اور آپ کی شہرت دیکھی نہیں جاتی تھی، آپ کی زبردست مخالفت شروع کر دی۔ چنانچہ اس غرض کے لئے قادیان کے بعض مستری جو مشین سوئیاں کی دوکان چلاتے تھے آلہ کار بنائے گئے جنہوں نے حضرت خلیفہ ثانی پر اقدامِ قتل کا مقدمہ کرنے کے علاوہ ایک اخبار ”مباہلہ“ نامی جو قادیان سے جاری ہوتا تھا، جاری کر کے آپ کی ذات مقدس پر شرمناک حملے کئے اور اپنی دشنام طرازی اور اشتعال انگیزی سے جماعت کے خلاف ایک طوفان بدتمیزی کھڑا کر دیا۔ یہ فتنہ دراصل ایک گہری سازش کا نتیجہ تھا جس کے پیچھے سلسلہ احمدیت کے مخالف عناصر کام کر رہے تھے اور جنہوں نے احمدیوں کو بدنام کرنے بلکہ کچلنے کے لئے پوری کوشش سے ہر قسم کے اوچھے ہتھیار استعمال کئے۔ اس فتنہ نے جہاں دشمنانِ احمدیت کی گندی اور شکست خوردہ ذہنیت بالکل بے نقاب کر دی، وہاں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی یوسفی شان کا اظہار ہوا اور آپ نے صبر اور تحمل کا ایک ایسا عدیم النظیر نمونہ دکھایا کہ ملک کا سنجیدہ اور متین طبقہ ورطۂ حیرت میں پڑ گیا اور انہوں نے گند اُچھالنے والوں کے خلاف نفرت اور بیزاری کا کھلا اظہار کیا اور کئی اخباروں نے پھر اس بات کو لکھا بھی۔

(ماخوذ از تاریخ احمدیت جلد چہارم صفحہ 627)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی جلسہ سالانہ 1927ء میں اپنی تقریر میں اس فتنہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ”ایسی باتیں الٰہی سلسلوں کے ساتھ خدا تعالیٰ کی سنت کے ماتحت لگی رہتی ہیں۔ ان سے گھبرانا نہیں چاہئے۔ ہمارا فرض کام کرنا ہے۔ دشمنوں کی شرارتوں سے گھبرانا ہمارا کام نہیں۔ جو چیز خدا تعالیٰ کی ہو اُسے وہ خود غلبہ عطا کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اپنی چیزوں کی آپ حفاظت کرتا ہے۔ اگر سلسلہ احمدیہ کسی بندہ کا سلسلہ ہوتا تو اتنا کہاں چل سکتا تھا۔ یہ خدا کا ہی سلسلہ ہے وہی اُس کی پہلے حفاظت کرتا رہا ہے اور وہی آئندہ کرے گا۔“ (ان شاء اللہ) ”خدا تعالیٰ نے مجھے بتلایا ہے کہ شوکت و سلامتی، سعادت اور ترقی کا زمانہ عنقریب آنے والا ہے۔ کہنے والے نے کہا ہے، دیکھوں گا کس طرح جماعت ترقی کرتی ہے۔ مگر مَیں بھی دیکھوں گا کہ میرے خدا کی بات پوری ہوتی ہے یا اُس شخص کی“

(تاریخ احمدیت جلد چہارم صفحہ 628-629)

چنانچہ وہ فتنہ بھی عجیب طرح ختم ہوا کہ وہ لوگ جس کو بعض حکومتی کارندے بھی مدد کر رہے تھے، وہ حکومت کے خلاف ہی بدل گیا اور ایک دنیا نے دیکھ لیا کہ خدا کی بات پوری ہوئی اور یہ فتنہ آپ مر گیا اور بہت بری طرح مرا۔ اب بھی جو، کبھی بھی جماعت کے خلاف Planning کی جاتی ہے، سکیمیں بنائی جاتی ہیں، منصوبے بنائے جاتے ہیں، اگر اُن کو حکومتیں مدد کریں تو وہ حکومتوں کے خلاف ہی ہو جاتے ہیں، یہی ہم نے دیکھا ہے۔ بہرحال اللہ تعالیٰ جماعت کو ہر قسم کے فتنوں سے محفوظ رکھے اور ہمیں ترقیات دکھاتا چلا جائے۔ ان صحابہ کا جن کا ذکر ہوا ہے ان کے درجات بلند فرمائے اور ہمیشہ ان کی نسلوں کو بھی ان کی دعاؤں کا بھی وارث بنائے اور اُن کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ جماعت کے تمام افراد کو بھی ہر قسم کے شر اور فتنہ سے بچائے اور خلافتِ احمدیہ کے ساتھ مضبوط تعلق قائم کرنے کی سب کو توفیق عطا فرمائے۔

(خطبہ جمعہ 15 فروری 2013ء)

ہماری راہ میں کچھ آسمان باقی ہیں

ہماری راہ میں کچھ آسمان باقی ہیں
جنونِ عشق کے یہ امتحان باقی ہیں

ابھی فضا میں ہے کالے دھوئیں کی آمیزش
ابھی سرائے میں کچھ بد گمان باقی ہیں

ہوائیں چل رہی ہیں اب بھی بغض و نفرت کی
ابھی بھی کانٹوں کے کچھ ترجمان باقی ہیں

کسی کی نیک تمناؤں اور دعا کے عوض
تمہارے سر پہ ابھی سائبان باقی ہیں

ہمیں مٹانے کی حسرت لیے مرو گے تم
تمہارے واسطے سارے نشان باقی ہیں

اسے تلاش کرو آج، کل کی کس کو خبر
ابھی تلک تو یہ کون و مکان باقی ہیں

ستارے کہتے ہیں جائیں گے بھاگ دنیا کے
جو پورے ہونے وہ روشن نشان باقی ہیں

خواجہ عبدالجلیل عباد۔ جرمنی

اداریہ

جماعت احمدیہ اور نصرتِ الٰہی

الٰہی جماعتوں کا الٰہی نصرتوں کے ساتھ بہت گہرا تعلق ہوتا ہے۔ ان کے انگ انگ، موڑ موڑ اور قدم قدم پر خدا تعالیٰ کی تائید اور نصرت شاملِ حال ہوتی ہے۔ اور ہر قدم آگے بڑھنے پر جب وہ اپنے پیچھے نگاہ ڈالتے ہیں تو طے شدہ فاصلہ بہت لمبا سفر محسوس ہوتا ہے۔ چونکہ جماعت احمدیہ بھی ایک الٰہی جماعت ہے۔ شروع دن سے ہی اللہ تعالیٰ کی تائید اور نصرت نے اس جماعت کو گھیرے میں لے رکھا ہے۔ حوادث کی آندھیاں چلیں، مصائب کے پہاڑ ٹوٹے، جگہ جگہ پر مشکلات کھڑی کی گئیں اور یہ اعلان کیے گئے کہ اس جماعت کو صفحہ ہستی سے نیست و نابود کر کے رکھ دیں گے۔ مگر یہ ننھا منا پودا اللہ تعالیٰ کی حفاظت اور سائے تلے پھلتا رہا، پھیلتا رہا، پھولتا رہا۔ اور آج سو سال سے کچھ زائد عرصہ گزرنے پر یہ درخت اس قدر گھنا اور سایہ دار ہو گیا ہے اور اس کی شاخ اور ٹہنی اس قدر پھلدار ہوگئی ہے کہ کروڑوں روحانی پرندے اس پر بسیرا کر رہے ہیں۔ اس کا پھل کھاتے ہیں اور اس کی ٹھنڈی چھاؤں تلے پناہ لے رہے ہیں۔

جتنے درخت زندہ تھے وہ سب ہوئے ہرے
پھل اس قدر پڑا کہ وہ میووں سے لد گئے

بات اگر جماعت کی بنیاد سے شروع کی جائے تو 23 مارچ 1889ء کو پہلی بیعت کے واقعہ کو جب چالیس کے قریب دوست شامل ہو رہے تھے اس قدر معمولی واقعہ سمجھا گیا کہ خود لدھیانہ کے باشندوں نے بھی اس کو لائق التفات نہ سمجھا اور پریس نے دوسطری خبر بھی شامل نہ کی۔ اور آج جب جماعت احمدیہ 212 کے قریب ممالک میں اپنا جھنڈا بڑی مضبوطی سے گاڑ چکی ہے۔ جماعت کو ایسی بین الاقوامی حیثیت اور عظمت حاصل ہو چکی ہے کہ اپنے اور پرائے بھی معترف ہیں۔ فردِ واحد کروڑوں کے دلوں میں بس گیا ہے۔ ہر سال لاکھوں بیعت کر کے اسلام احمدیت میں داخل ہوتے ہیں۔ آخر یہ معجزہ نہیں، نصرت الٰہی نہیں، کیا یہ خدا کی نازل شدہ مدد و تائید نہیں تو اور کیا ہے؟

اک قطرہ اُس کے فضل نے دریا بنا دیا
میں خاک تھا اُسی نے ثریا بنا دیا

اگر اس قطرہ کو جماعت احمدیہ اور نصرتِ الٰہی کے حوالے اس کے ہر پہلو کو دیکھا جائے تو یہ قطرہ ہر براعظم میں، ہر ملک میں، ہر شہر میں، ہر بستی میں، ہر محلہ میں، ہر گلی میں، ندی میں اور دریاؤں اور ٹھاٹے مارتے سمندر میں تبدیل ہوتا نظر آرہا ہے۔ کسی جگہ راوی بن کر بہ رہا ہے اور کسی جگہ گنگا اور کسی جگہ سیوا۔

پہلا جلسہ سالانہ جو 75 احباب سے شروع ہوا تھا اور ابتداء میں حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کے زیور بیچ کر مہمانوں کو کھانا کھلایا گیا تھا۔ آج یہ لنگر 75 سے زائد ملکوں میں بڑی کامیابی سے چل رہا ہے۔ جہاں یہ جلسہ نیشنل سطح پر منعقد ہوتا ہے۔ ایک وقت تھا کہ مولوی محمد حسین بٹالوی کے جوتے بٹالہ اسٹیشن پہنچ کر قادیان کا رُخ کرنے والوں کو روکنے کے لیے گِھس جاتے اور آج نصرت الٰہی ہی کے نتیجہ میں ڈش پر گھر گھر جلسہ گاہ بنا ہوا ہے۔ اور ہزاروں گھروں میں افراد جماعت جلسہ کی تقاریر سننے کے لیے جمع ہوتے ہیں۔

یہ صدائے فقیرانہ حق آشنا پھیلتی جائے گی شش جہت میں صدا
تیری آواز اے دشمنِ بد نوا دو قدم دور دو تین پل جائے گی

جماعت احمدیہ کا ہر پہلو نصرتِ الٰہی کی منہ بولتی تصویر ہے۔ ایم ٹی اے کا باوجود مالی اور مادی وسائل کی کمی کے اجراء خود اپنی ذات میں نصرتِ الٰہی ہے۔ 212 سے زائد ممالک میں جماعت کا قیام کیا نصرتِ الٰہی نہیں؟ خدا تعالیٰ کی مدد کی ایک جھلک ہمیں 70 سے زائد زبانوں میں قرآن کریم کے ترجموں کی صورت میں نظر آتی ہے۔ اور سب سے بڑھ کر عشاق، فدائیوں اور پرستاروں کی جماعت بھی نصرتِ الٰہی کی جھلک ہے۔ جو اپنا سب کچھ قربان کر دینے کو تیار ہیں۔ ان کی قربانیوں، اخلاص، ایثار اور پیار بھری داستانوں نے صحابہ رسول ﷺ کی یادیں تازہ کر دی ہیں۔ کوئی عالی شان بیت الذکر بنانے کا پورا خرچ دیتا دکھلائی دیتا ہے تو کوئی قرآن کریم کے ایک زبان میں ترجمہ شائع کروانے کے اخراجات کی ذمہ داری لے رہا ہے۔ عورتیں اپنی سب سے زیادہ پیاری چیز زیورات کو اپنے ہاتھوں سے اتار کر اپنے پیارے امام کے حضور پیش کرتی دکھائی دیتی ہیں۔ اگر کسی کے پاس زیور نہیں تو اپنی گائے جس کے دودھ پر اپنا گزارہ ہے وقف کر دیتی ہے۔ اسیرانِ راہ مولیٰ بلال فنڈ سے پیش کی جانے والی رقم کو قرآن کی اشاعت پر وقف کر رہے ہیں۔ نو بیاہتی دلہنیں اپنی ساری سلامی سے گاؤں میں ایم ٹی اے لگوا رہی ہیں تا خلیفۃ المسیح کی آواز سے تمام مستفیض ہوں۔ ایک موصی کی مرغی اگر 10 انڈے دیتی ہے تو وہ ایک انڈا چندہ میں دے رہا ہے۔

الغرض ہر ایک چھوٹا بڑا، مرد عورت مثالی خدمت سر انجام دے رہا ہے

کوئی احمدیوں کے امام سے بڑھ کر کیا دنیا میں غنی ہوگا
سچے دل اس کی دولت ہیں اخلاص اس کا سرمایہ ہے

نصرت الٰہی کا مضمون بیان کرتے ہوئے اگر غیروں کا اعترافِ حقیقت بیان نہ ہو تو مضمون ادھورا رہ جائے گا۔ مولوی مودودی کے پرچہ ''ترجمان القرآن'' نے لکھا!

''مرزائیوں کی حفاظت کے سامان غیب سے پیدا ہو جاتے ہیں۔ دوسری طرف مرزائیوں کے مخالفین کی تباہی کے سامان بھی غیب سے ظہور میں آجاتے ہیں''

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اس نصرتِ الٰہی کی خبر پیش از وقت ان الفاظ میں دی

''میں نامرادی کے ساتھ ہرگز قبر میں نہیں اُتروں گا۔ کیونکہ میرا خدا میرے ہر قدم میں میرے ساتھ ہے۔ اور میں اس کے ساتھ''

ہے کوئی کاذب جہاں میں لاؤ لوگو کچھ نظیر
میرے جیسی جس کی تائیدیں ہوئی ہوں بار بار

(ابوسعید)

بقیہ: فرمان خلیفہ وقت...... از صفحہ 1

کہا کہ یہ چند الفاظ بھی بار بار ہمارے سامنے لائے جاتے ہیں۔

لیکن پھر بھی ہم میں سے بعض لوگ ایسے ہیں جو معاف کرنے اور صلح کے بڑھے ہوئے ہاتھ کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ جیسا کہ میں نے ابھی بتایا ہے کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم تذلّل بھی اختیار کرتے ہیں، صلح کے لئے ہر شرط کو قبول کر لیتے ہیں لیکن پھر بھی دوسرا فریق ظلم کا رویّہ اپناتا ہے۔ اگر حقیقت میں دوسرا فریق ایسا ہی ہے جیسا کہ وہ کہتے ہیں تو پھر وہ اپنا معاملہ خدا تعالیٰ پر چھوڑ دیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام نے فرمایا ہے کہ وہ کاٹا جائے گا اور پھر آگے یہ بھی فرمایا کہ ''بدبخت ہے وہ جو ضد کرتا ہے اور نہیں بخشتا''

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 13)

پس وہ لوگ جو ضدّ کرتے ہیں ان کے لئے بہت بڑا انذار ہے۔ انہیں ہوش کرنی چاہئے۔ ایک طرف تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام کی بیعت میں آکر ہم یہ عہد کرتے ہیں کہ ہم فساد نہیں کریں گے۔ نفسانی جوشوں سے بچیں گے۔ اور دوسری طرف صلح سے بھی گریز کرتے ہیں۔ تو پھر یہ عہد بیعت سے دُوری ہے۔ عہد بیعت کو نبھانا نہیں ہے۔

آپ علیہ السلام نے ایک موقع پر فرمایا ''کہ ہماری جماعت کو ایسا ہونا چاہئے کہ نری لفّاظی پر نہ رہے لفظوں سے ہی اپنے آپ کو احمدی نہ ثابت کرتے رہیں'' فرمایا کہ ''بلکہ بیعت کے سچے منشاء کو پورا کرنے والی ہو'' آپ نے فرمایا کہ ''اندرونی تبدیلی کرنی چاہئے صرف مسائل سے تم خدا تعالیٰ کو خوش نہیں کر سکتے۔'' آپ فرماتے ہیں کہ ''اگر اندرونی تبدیلی نہیں تو تم میں اور تمہارے غیر میں کچھ فرق نہیں۔''

(ملفوظات جلد 8 صفحہ 188 ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس آپ علیہ السلام نے بڑا واضح فرما دیا کہ بیعت کے منشاء کو پورا کئے بغیر اللہ تعالیٰ راضی نہیں ہوسکتا اور اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے بندوں کے حق کی ادائیگی اور صلح اور صفائی بھی ضروری ہے۔

(خطبہ جمعہ 18 اگست 2018)

انیس رئیس۔ مبلغ جاپان

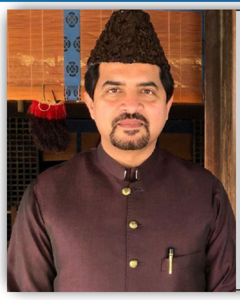

جاپان میں احمدیت

دنیا کے مشرقی کنارے اور چڑھتے سورج کی سرزمین

جاپان دنیا کی قدیم ترین ریاستوں میں سے ایک ہے اور اس ملک کی تاریخ ہزاروں برس پرانی ہے۔ اسی طرح جاپان کا شاہی خاندان دنیا کا سب سے قدیم ترین شاہی خانوادہ تصور ہوتا ہے تو ریاستِ جاپان بھی اپنے اسی نام اور حدود اربع کے ساتھ ہزاروں برس سے قائم ودائم ہے۔ جاپان کا روایتی مذہب شنتو مت ہے لیکن جاپانیوں کا طرزِ زیست اس بات کا غماز ہے کہ اس قوم کی نشونما میں حضرت کنفیوشس اور حضرت لاؤتزے کے فکر وفلسفے کا بھی عمل دخل ہے۔ چھٹی صدی عیسوی میں جاپان میں بدھ مت کی آمد ہوئی اور دیکھتے ہی یہ مذہب بھی ملک کے طول وعرض میں مقبول ہونے لگا۔ اسی طرح بعض محققین شنتو مت پر یہودیت کے اثرات کے بھی قائل ہیں۔

سولہویں صدی عیسوی میں نوآبادیاتی نظام کے پھیلاؤ کے نتیجہ میں مسیحی مبلغین بھی چہار دانگ عالم پھیلنے لگے تو انہی میں سے ایک مشہور پرتگیزی منادمسیحیت کی تبلیغ کے لئے جاپان پہنچے۔ جاپانی عوام نے اس نئے مذہب کو بھی خوش آمدید کہااور ناگاساکی شہر کے گردونواح میں ہزاروں لوگ حلقہ بگوش مسیحیت ہو گئے، لیکن یہ نیا مذہب جاپانیوں میں تومقبول ہوا مگر مسیحیت کو حکام وقت کی طرف سے سخت مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا اور اس کے بعد کی دو صدیاں جاپان کے مسیحیوں پر ظلم وستم کی صدیاں کہی جاسکتی ہیں۔ جور وستم کا یہ دور میجی بادشاہت کے دوران اپنے اختتام کو پہنچا اور بالآخر 1889ء میں جاپانی آئین نے ملک میں مذہبی آزادیوں کا اعلان کر دیا۔ یہی وہ سال ہے جب اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو امام مہدی و مسیح موعود کے طور پر مامور فرمایا۔

جاپانی تاریخ کے مطالعہ سے ایسے کوئی قرائن یا ثبوت نہیں ملتے کہ یہ قوم قرون اولیٰ یا قرون وسطی میں اسلام یا مسلمانوں سے رُوشناس ہوئی ہو۔ جاپان میں اسلام پر تحقیق کرنے والے حضرات کے مطابق 1900ء کے قریب ایک جاپانی تاجر بمبئی گئے اور ایک مسجد دیکھ کر اسلام کی طرف متوجہ ہوئے اور مسلمان ہوگئے۔ ان کا نام AHMAD ARIGA تھا۔ اسی طرح جنگ عظیم اول کے ایام میں جاپانیوں اور سلطنت عثمانیہ کے مابین تعلقات قائم ہو گئے۔ گویا مسلمانوں اور جاپانیوں کے مابین قائم ہونے والے یہ اولین مراسم تھے۔ اخبارات کے ذریعہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جاپانیوں کی اسلام کی طرف رغبت کی خبر پہنچی تو آپ نے اس قوم کو اسلام کا پیغام پہنچانے کے لئے پر جوش تڑپ کا اظہار فرمایا۔ آپ نے فرمایا:۔

"مجھے معلوم ہوا ہے کہ جاپانیوں کو اسلام کی طرف توجہ ہوئی ہے۔ اس لئے کوئی ایسی جامع کتاب ہو جس میں اسلام کی حقیقت پورے طور پر درج کر دی جاوے گویا اسلام کی پوری تصویر ہو جس طرح پر انسان سراپا بیان کرتا ہے اور سر سے لے کر پاؤں تک کی تصویر کھینچ دیتا ہے۔ اسی طرح سے اس کتاب میں اسلام کی خوبیاں دکھائی جاویں۔ اس کی تعلیم کے سارے پہلوؤں پر بحث ہو اور اس کے ثمرات اور نتائج بھی دکھائے جاویں"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 371)

جاپانیوں کوعمدہ مذہب کی تلاش ہے

26/اگست 1905ء نماز ظہر سے قبل مسجد مبارک قادیان میں ذکر آیا کہ جاپان میں اسلام کی طرف رغبت معلوم ہوتی ہے اور ہندوستان سے بعض مسلمانوں نے وہاں جانے کا ارادہ کیا ہے۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:

"جن کے اندر خود اسلام کی روح نہیں وہ دوسروں کو کیا فائدہ پہنچائیں گے۔ جب یہ قائل ہیں کہ اب اسلام میں کوئی اس قابل نہیں ہوسکتا کہ خدا اس سے کلام کرے اور وحی کا سلسلہ بند ہے تو یہ ایک مردہ مذہب کے ساتھ دوسروں پر کیا اثر ڈالیں گے۔ یہ لوگ صرف اپنے پر ہی ظلم نہیں کرتے ہیں ان کو اپنے عقائد اور خراب اعمال دکھا کر اسلام میں داخل ہونے سے روکتے ہیں۔ ان کے پاس کونسا ہتھیار ہے جس سے غیر مذاہب کو فتح کرنا چاہتے ہیں۔

"جاپانیوں کو عمدہ مذہب کی تلاش ہے۔ ان کی بوسیدہ اور ردی متاع کون لے گا۔ چاہئے کہ اس جماعت میں سے چند آدمی اس کام کے واسطے تیار کئے جائیں جو لیاقت اور جرأت والے ہوں اور تقریر کرنے کا مادہ رکھتے ہوں"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 351 بحوالہ بدر جلد 1 نمبر 21 صفحہ 2 مورخہ 24 اگست 1905ء)

خدا چاہے گا تو جاپان میں طالب اسلام پیدا کر دے گا

"خدا چاہے گا تو اس ملک میں طالب اسلام پیدا کر دے گا جو خود ہماری طرف توجہ کرے گا۔ اب آخری زمانہ ہے۔ ہم فیصلہ سننے کے انتظار میں ہیں۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 297 تا 299۔ بحوالہ بدر جلد 1 نمبر 13 صفحہ 2 مورخہ 29 جون 1905)

ہمیں حکم ہو تو بغیر زبان سیکھے آج ہی چل پڑیں

جاپانی قوم کو اسلام کا پیغام پہنچانے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دلی کیفیات ان الفاظ سے ظاہر ہیں۔ آپ نے فرمایا:

"اگر ہمیں خدا کا حکم ہو تو بغیر زبان سیکھنے کے آج ہی چل پڑیں۔ ہم ایسے معاملات میں کسی کے مشورہ پر نہیں چل سکتے۔ خدا کے منشاء کے قدم بقدم چلنا ہمارا کام ہے"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 297 تا 299۔ بحوالہ بدر جلد 1 نمبر 13 صفحہ 2 مورخہ 29 جون 1905)

جاپانیوں کے واسطے ایک کتاب لکھی جاوے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جاپانی قوم کو تبلیغ اسلام کے لئے ایک جامع کتاب لکھنے کی خواہش ظاہر کرتے ہوئے فرمایا کہ:۔

"اس ضعف اسلام کے زمانے میں جبکہ دین مالی امداد کا سخت محتاج ہے۔ اسلام کی مدد ضرور کرنی چاہیے جیسا کہ ہم نے مثال کے طور پر بیان فرمایا ہے کہ جاپانیوں کے واسطے ایک کتاب لکھی جاوے اور کسی فصیح وبلیغ جاپانی کو ایک ہزار روپیہ دے کر ترجمہ کرایا جائے اور پھر اس کا دس ہزار نسخہ چھاپ کر جاپان میں شائع کر دیا جائے"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 373)

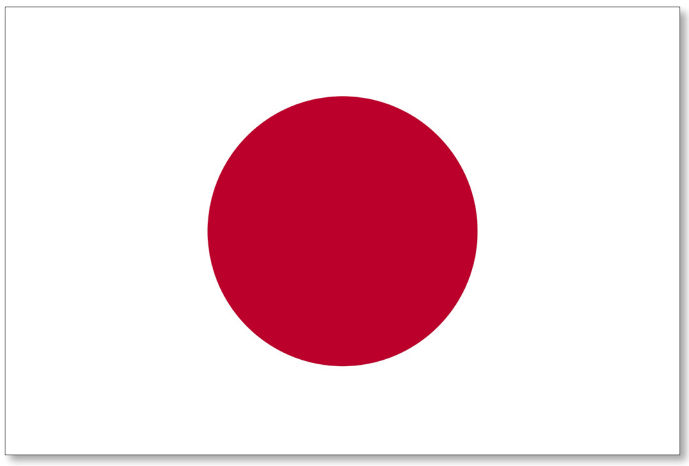

"اس مضمون کے پڑھنے کے لئے اگر مولوی عبدالکریم صاحب جائیں تو خوب ہے۔ ان کی آواز بڑی بارعب اور زبردست ہے اور وہ انگریزی لکھا ہوا ہو تو اسے خوب پڑھ سکتے ہیں اور ساتھ مولوی محمد علی صاحب بھی ہوں اور ایک اور شخص بھی چاہیے۔ الرفیق ثم الطریق"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 234۔ 235)

ایک مشرقی طاقت کے ظہور کی خبر

1905ء میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو روس اور جاپان کے معرکہ میں دنیا کے نقشہ پر ایک مشرقی طاقت کے ظہور کی خبر دی اور یہ الفاظ الہام فرمائے۔

"ایک مشرقی طاقت اور کوریا کی نازک حالت"

(الہام 1904ء شائع شدہ الحکم 10 جولائی 1905ء)

اس جنگ کے بعد مشرق میں "جاپان" ایک زبردست طاقت بن کر اُبھرا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامی الفاظ حرف بہ حرف پورے ہوئے۔ ہوسکتا ہے کہ آئندہ زمانوں یہ پیشگوئی کسی اور شان سے پوری ہو مگر روس اور جاپان کے معرکہ میں خلاف توقع جاپان کی فتح، کوریا کی نازک حالت اور روس کی شکست وریخت نے یہ ثابت کیا کہ منصۂ عالم پر جاپان کے ایک زبردست فوجی اور اقتصادی طاقت کے ظہور سے نظام عالم کی ترتیب میں اس مشرقی کو طاقت کو ایک کلیدی مقام حاصل ہوا ہے۔

جاپان میں اشاعت اسلام کی اولین کاوشیں

جاپانیوں کو اسلام کا پیغام پہنچانے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہش کی تکمیل کا سب سے پہلا بیڑا حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے اٹھایا اور قادیان سے جاپانیوں کو تبلیغی خطوط لکھنے شروع کئے۔ اور جنگ عظیم دوم سے قبل حکومت جاپان سے خط وکتابت کا ریکارڈ بھی تاریخ احمدیت میں محفوظ ہے۔

(تاریخ احمدیت جلد 18 صفحہ 563)

تحریک جدید کا اجراء اور جاپان میں اشاعتِ اسلام کی مستقل بنیادیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے تحریک جدید کے مقاصد بیان کرتے ہوئے ایک موقع پر فرمایا کہ:۔

"تحریک جدید کا پہلا مقصد یہ ہے کہ ہم دنیا کے ہر ملک میں کم از کم ایک آدمی ایسا کھڑا کر دیں جو اسلام کے جھنڈے کو اپنے ہاتھوں میں تھامے رکھے ۔۔۔ جاپان میں ایک ہندوستانی اسلام جھنڈے کو نہ لہرا رہا ہو بلکہ چند جاپانی اسلامی جھنڈے کو اپنے ہاتھوں میں تھامے ہوئے ہوں"

ایک موقع پر آپؓ نے فرمایا کہ:۔

"جاپان کتنا عظیم الشان ملک ہے، اگر ہم وہاں مشن کھول دیں اور

خدا کرے، وہاں ہماری جماعت قائم ہو جائے تو احمدیت کی آواز سارے مشرقی ایشیا میں گونجنے لگ جائے گی۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 19 نومبر 1954ء بحوالہ تحریک جدید ایک الٰہی تحریک جلد سوم صفحہ 408)

مبلغین اسلام کی جاپان آمد اور باقاعدہ تبلیغی مشن کا قیام

تحریک جدید کے قیام کے بعد مبلغین اسلام کا پہلا قافلہ 6 مئی 1935ء کو قادیان سے دنیا کے مختلف ممالک کو روانہ ہوا۔ مبلغین کے پہلے قافلہ کے لئے جن ممالک کا انتخاب ہوا چڑھتے سورج کی سرزمین جاپان بھی ان میں شامل تھی۔ حضرت صوفی عبد القدیر صاحب نیاز اوائل جون 1935ء میں جاپان پہنچے اور یوں اس سرزمین میں اشاعتِ اسلام احمدیت کی باقاعدہ بنیاد رکھی گئی۔ آپ ابھی جاپان میں ہی مقیم تھے کہ حافظ عبد الغفور صاحب مبلغ سلسلہ جاپان تشریف لائے۔ اس دوران جنگ عظیم دوم کے شعلے بھڑکنے لگے اور مبلغین کے لئے تبلیغ اسلام کی کاوشوں کا جاری رکھنا مشکل ہو گیا۔ کچھ عرصہ کے لئے جاپان اور جاپان کے زیر اثر ممالک میں خدمت اسلام پر مامور مبلغین کو قید و بند کی صعوبتوں کا بھی سامنا کرنا پڑا۔ مبلغین کی اسیری کا ذکر کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں:۔

"تحریک جدید کے بعض مبلغین اس وقت دشمن کے ہاتھوں میں قیدی ہیں۔ سٹریٹ سیٹلمنٹس میں ہمارے مبلغ مولوی غلام حسین ایاز صاحب تھے۔ جاوا، سماٹرا میں مولوی شاہ محمد صاحب اور ملک عزیز احمد صاحب گئے تھے اور یہ تینوں اس وقت جاپانیوں کی قید میں ہیں تو گویا یہ تین قید ہیں اور ایک اس وقت تک لاپتہ ہیں"

(تحریک جدید ایک الٰہی تحریک جلد دوم صفحہ 451)

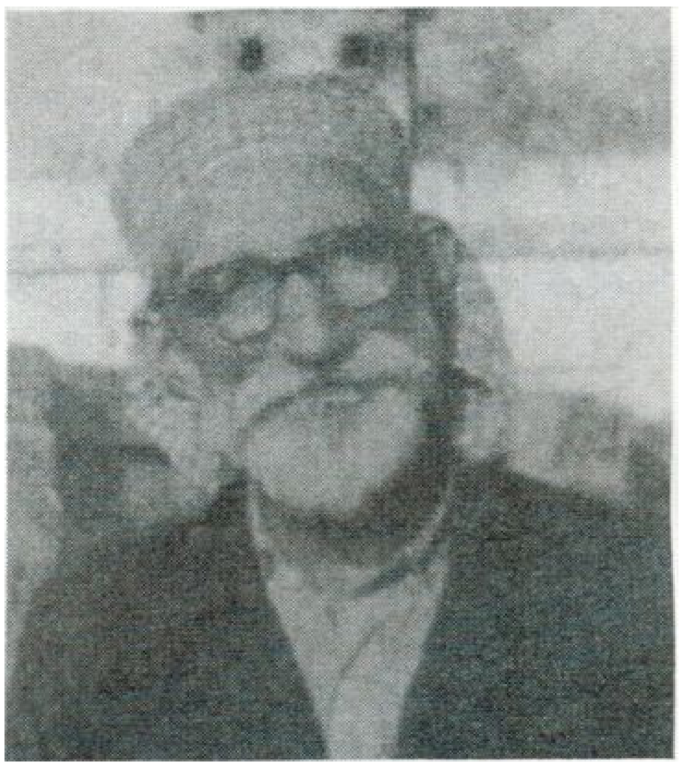

حضرت صوفی عبد القدیرؓ

جاپان میں مذہبی کانفرنس کے لئے حضرت مصلح موعودؓ کا پیغام

جنگ عظیم دوم جاپان کی شکست پر منتج ہوتے ہوئے اپنے اختتام کو پہنچ چکی تھی۔ جاپانی قوم جو صدیوں سے امن پسندی میں مشہور تھی، جنگی جنون کو الوداع کہہ کر دوبارہ اپنے اصل کی لوٹ آئی تھی۔ اس حوالہ سے جنگ کے اختتام کے فوری بعد جاپان میں بین المذاہب ہم آہنگی کے خیالات نے جنم لیا اور جاپانی مذاہب میں یہ تحرک پیدا ہوا کہ اسلام جو جاپان میں غیر معروف مذہب ہے اس کو بھی جانا اور سمجھا جائے۔ اس طرح کی ایک کانفرنس وسطی جاپان کے علاقہ Shizuoka میں منعقد ہوئی اور انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ سے درخواست کی کہ آپ اس کانفرنس کے لئے کوئی پیغام ارشاد فرمائیں۔ آپ نے درج ذیل دعائیہ پیغام ارشاد فرمایا

"اے خدا! ہمیں سیدھا رستہ دکھا۔ ایسا رستہ جس پر مختلف اقوام کے چنیدہ لوگ جنہوں نے تیری رضامندی کو حاصل کر لیا تھا چلے تھے۔ ہمارے ارادے پاکیزہ ہوں۔ ہماری نیتیں درست ہوں۔ ہمارے خیالات ہر بدی سے پاک ہوں۔ ہمارے عمل ہر قسم کی کجی سے منزہ ہوں۔ سچائی اور صداقت کے لئے ہم اپنی ساری خواہشات اور رغبتیں قربان کر دیں۔ ایسا انصاف جس میں رحم ملا ہوا ہو ہمارے حصہ میں آئے اور ہم تیرے ہی فضل سے دنیا میں سچا امن قائم کرنے والے بن جائیں۔ جس طرح کہ تیرے برگزیدہ بندوں نے دنیا میں امن قائم کیا اور تو ہمیں ایسے کاموں سے محفوظ رکھ جن کی وجہ سے تیری ناراضگی حاصل ہوتی ہے اور تو ہمیں اس بات سے بچا کہ ہم جوش عمل سے اندھے ہو کر ان فرائض کو بھول جائیں جو تیری طرف سے عائد ہوتے ہیں اور ان طریقوں سے بے راہ ہو جائیں جو تیری طرف لے جاتے ہیں"

(روزنامہ الفضل 9 جولائی 1952)

ہیروشیما پر ایٹمی حملہ اور حضرت خلیفۃ المسیح کی پُرزور مذمت

6 اگست 1945ء کا دن انسانی تاریخ کا ایک المناک دن ہے جب اتحادی افواج نے جاپان کے شہر ہیروشیما پر پہلا ایٹم بم گرایا۔ ہزارہا انسان لمحوں میں لقمہ اجل بن گئے۔ مؤرخ احمدیت اس المیہ کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہاماً خبر دی گئی تھی کہ "ان شہروں کو دیکھ کر رونا آئے گا" یہ دردناک نظارہ چشم فلک نے پہلی دفعہ جاپان میں دیکھا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعودؓ نے 10 اگست 1945ء کو ڈلہوزی میں ایک خطبہ دیا جس میں ایٹم بم ایسے مہلک ہتھیار کے استعمال کے خلاف زبردست احتجاج کیا اور بتایا کہ:۔

"ہمارا مذہبی اور اخلاقی فرض ہے کہ ہم دنیا کے سامنے اعلان کر دیں کہ ہم اس قسم کی خونریزی کو جائز نہیں سمجھتے خواہ حکومتوں کو ہمارا یہ اعلان بُرا لگے یا اچھا"

نیز فرمایا کہ:۔

"ان باتوں کے نتیجہ میں مجھے نظر آ رہا ہے کہ آئندہ زمانہ میں جنگیں کم نہیں ہوں گی بلکہ بڑھیں گی اور وہ لوگ جو یہ خیال کرتے ہیں کہ اٹامک بم سے بڑی طاقتوں کے ہاتھ مضبوط ہو جائیں گے اُن کے مقابلہ میں کوئی جنگی طاقت حاصل نہیں کر سکے گا۔ یہ لغو اور بچوں کا سا خیال ہے...... یاد رکھو خدا کی بادشاہت غیر محدود ہے اور خدا کے لشکروں کو سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ مَا یَعۡلَمُ جُنُوۡدَ رَبِّکَ اِلَّا ھُوَ۔ یعنی تیرے رب کے لشکروں کو سوائے اس کے کوئی نہیں جانتا۔ اگر بعض کو اٹامک بم مل گیا ہے تو اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے کہ وہ کسی سائنسدان کو کسی اور نکتہ کی طرف توجہ دلا دے اور وہ ایسی چیز تیار کرے جس کے تیار کرنے کے لئے بڑی بڑی لیبارٹریوں کی ضرورت نہ ہو بلکہ ایک شخص گھر بیٹھے بیٹھے اس کو تیار کرے اور اس کے ساتھ دنیا پر تباہی لے آوے اور اس طرح وہ اٹامک بم کا بدلہ لینے لگ جائے"

حضور نے اس ضمن میں اہل عالم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس لطیف نکتہ کی طرف بھی توجہ دلائی کہ آگ کا عذاب دینا اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ مسلمانوں کو نہیں چاہیے کہ وہ اپنے دشمن کو آگ سے تعذیب وتکلیف دیں۔ چنانچہ فرمایا:۔

"تیرہ سو سال پہلے دنیا کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑائیوں کو کم کرنے کا راستہ بتایا تھا۔ جب تک دنیا اس راستہ پر نہیں چلے گی لڑائیاں کم نہیں ہوں گی بلکہ بڑھیں گی۔ امریکہ اور یورپ والے امن نہیں پائیں گے جب تک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس تعلیم کی طرف متوجہ نہیں ہوں گے۔ وہ جب تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق یہ نہ کہیں گے کہ ہمیں ان آگ کی چیزوں کو ناجائز قرار دینا چاہیے۔ اس وقت تک حقیقی امن ان کو نصیب نہیں ہو گا"

(تاریخ احمدیت جلد نہم صفحہ 519- 520)

جاپانی قوم کے بارہ میں مبشر رؤیا

خواب میں بتایا گیا ہے کہ جاپانی قوم جو اس وقت بالکل مردہ حالت میں ہے اللہ تعالیٰ اس کے دل میں احمدیت کی طرف رغبت پیدا کرے گا اور وہ آہستہ آہستہ پھر طاقت اور قوت حاصل کرے گی اور میری آواز پر اسی طرح لبیک کہے گی جس طرح پرندوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آواز پر لبیک کہا تھا۔

(الفضل 19 اکتوبر 1945ء صفحہ 1-2، رؤیا و کشوف سیدنا محمود صفحہ 285-287)

ایک احمدی ڈاکٹر کی ہیروشیما کے متاثرین کے لئے شاندار خدمات

جنگ عظیم دوم میں شکست وریخت اور ایٹمی تباہی کا شکار ہونے کے بعد تعمیر نو کا مرحلہ شروع ہوا تو اللہ نے اپنے خاص فضل سے ایسا انتظام کر دیا کہ ایک بزرگ احمدی مکرم کیپٹن ڈاکٹر محمد شاہ نواز خان صاحب ہیروشیما کے متاثرین کی امداد کے لئے ایک برطانوی فوجی قافلہ کے ساتھ جاپان تشریف لائے اور ہیروشیما کے ایک مشہور ہسپتال سے مریضوں اور زخمیوں کی دیکھ بھال کا آغاز کیا۔

آپ کی بے لوث اور اعلیٰ خدمات کی بنا پر شہنشاہ جاپان کی طرف سے ایک تلوار بطور انعام دی گئی۔ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی ہدایات کے پیش نظر آپ جتنا عرصہ جاپان میں مقیم رہے تبلیغی مہمات میں حصہ لیتے رہے۔

حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خانؓ کا تاریخی کردار

1951ء میں سان فرانسسکو میں جنگ عظیم دوم کے اختتام کا معاہدہ عمل میں آنا تھا۔ اس موقع پر حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے ناقابل فراموش کردار ادا کیا۔ اس کانفرنس کی رُوداد بیان کرتے ہوئے ڈاکٹر سمیع اللہ قریشی صاحب سابق سفیر ٹوکیو لکھتے ہیں:۔

"ظفر اللہ خان نے جو پاکستان کی قیادت کر رہے تھے، پُرجوش الفاظ میں جاپان کے لئے تقریر کی جس میں انہوں نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی صلح کی مثالیں دیتے ہوئے ایک فاتح کے مفتوح سے ہمدردانہ سلوک کی لاثانی مثال بتایا فصاحت کے اس نمونہ سے چند الفاظ یہاں درج

کئے جاتے ہیں۔ چونکہ اب یہ تقریر تقریباً نایاب ہوگئی ہے۔ظفر اللہ خان نے کہا: ''سوائے اس ایک تابندہ اور شاندار مثال کے جس نے عرصہ دراز تک مسلمانوں میں روایت قائم کر دی تھی تاریخ شاید ہی ایسی کوئی گواہی پیش کرتی ہے جس میں فاتح نے مفتوح سے بڑی فیاضی کے جذبے کے تحت ایسا شاندار سلوک کیا ہو (جس کی) نہایت نمایاں مثال فتح مکہ تھی۔ جسے ہوئے اب تیرہ سو سال ہو گئے ہیں مگر اس کی چمک دمک آج تک ماند نہیں پڑی۔ صلح مکہ نے بیس سال کے خون کے پیاسے دشمنوں کو ایک دوسرے کا دوست اور برادری بنا دیا۔ (اس کے برعکس) ہمیں جو صلح دی جاتی ہے اس سے خرابیوں اور تباہیوں کا ایک سلسلہ پیدا ہوتا ہے۔جن کے اس قسم کی صلح سے بیج بوئے جاتے ہیں''

(سفیر اور سفارتکاری۔ایک دور کی کہانی از ڈاکٹر مسیح اللہ قریشی۔ پیراماؤنٹ پبلشنگ کراچی)

اس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے فرمایا:۔

The peace with Japan should be a premised on justice and reconciliation, not on vengeppression. In future Japan would play an important role as a result of the series of reforms initiated in the political and social structure of Japan which hold out a bright promise of progress and which qualify Japan to take place as an equal in the fellowship of peace loving nations.

ایک سعید روح کی قبول اسلام احمدیت کی داستان

ابتدائی مبلغین کی تبلیغ اسلام سے بعض جاپانی اسلام کی طرف مائل ہوئے اور بعض سعید روحیں اسلام احمدیت کی آغوش میں آگئیں۔ مگر جنگ عظیم دوم کی وجہ سے مبلغین کو جاپان سے واپس جانا پڑا اور ذرائع ڈاک وغیرہ میں تعطل کے باعث ایسے احباب کا مرکز سے رابطہ استوار نہ رہ سکا جنہوں نے اسلام احمدیت قبول کی تھی۔ اسی اثناء میں 1950ء کی دہائی میں ایک سعید فطرت جاپانی مکرم کوباباشی صاحب اسلام میں دلچسپی کے بعد مزید تعلیم اور غور وفکر کے لئے پاکستان کے لئے عازم سفر ہوئے اور رائے ونڈ کے تبلیغی مرکز میں مقیم ہوگئے۔

رائے ونڈ میں قیام کے دوران ایک دن آپ لاہور چڑیا گھر کی سیر کو گئے ہوئے تھے کہ حسن اتفاق سے ایک احمدی مسلمان سے ملاقات ہوگئی۔ اس احمدی مسلمان نے انہیں چینی خیال کیا اور جماعت کا تعارف کروانے کی کوشش۔ مکرم کوباباشی صاحب نے بتایا کہ وہ جاپان سے حصول تعلیم کے لئے پاکستان آئے ہیں اور اس وقت ایک مدرسہ میں تحصیل علم کر رہے ہیں۔ احمدی دوست نے اس جاپانی نوجوان کو مشورہ دیا کہ اگر آپ اسلام کے بارہ میں معلومات حاصل کرنے آئے ہیں تو پھر احمدیت کا بھی تعارف حاصل کر رہے ہیں۔ احمدیت اسلام کی ہی حقیقی شکل ہے۔ مکرم کوباباشی صاحب کو اس موضوع میں دلچسپی پیدا ہوئی اور رائے ونڈ کے مدرسہ میں واپس آکر آپ نے یہ داستان اپنے ساتھیوں کو سنائی اور ربوہ جاکر احمدیت کا تعارف حاصل کرنے کی خواہش ظاہر کی۔ مگر ہم مکتب دوستوں اور اساتذہ کی طرف سے مخالفت کی گئی اور اس معصوم جاپانی کو یہ کہہ کر ورغلانے کی کوشش ہوئی کہ آپ نے ربوہ جاکر کیا کرنا ہے؟ وہاں تو شیاطین کا بسیرا ہے وہ آپ کو گمراہ کر دیں گے۔

مسٹر کوباباشی

مکرم کوباباشی صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں نے سوچا زندگی میں انسانوں سے تو بارہا مل چکا ہوں کیوں نہ شیطانوں سے ملا جائے اور دیکھا جائے کہ یہ مخلوق کیسی ہوتی ہے؟ آپ نے رائے ونڈ کے مدرسہ کے دوستوں کی مخالفت اور آپ کو ربوہ جانے سے روکنے کے ارادوں کو بھانپتے ہوئے یہ ترکیب سوچی کہ رات کے اندھیرے میں ہی مدرسہ چھوڑ دیا جائے۔ لیکن آپ رائے ونڈ سے لاہور تک کے راستہ سے واقف نہ تھے، اچانک آپ کے ذہن میں یہ ترکیب آئی کہ رائے ونڈ سے بذریعہ ریل لاہور گئے تھے، اس کا مطلب ہے ٹرین کی پٹری پر چلتے چلے جائیں تو لاہور پہنچا جا سکتا ہے۔ لہٰذا آپ ٹرین کی پٹری کے سنگ چل پڑے اور ساری رات چلتے ہوئے صبح کے وقت لاہور پہنچے۔ وہاں سے آپ راستہ پوچھتے پوچھتے ربوہ آپہنچے۔ کچھ یوم دارلضیافت میں قیام کیا اور اپنی آمد کا مقصد بیان کیا۔ آپ کو جامعہ احمدیہ میں داخلہ مل گیا اور مکرم میر داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ نے آپ سے غیر معمولی شفقت کا سلوک فرمایا۔ جامعہ میں داخلہ کے کچھ ہفتوں بعد ہی آپ نے اسلام احمدیت قبول کر لی۔ مکرم عثمان چینی صاحب اس زمانہ میں آپ کے ہم عصر تھے۔ آپ نے دو سال جامعہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کی مگر بعد ازاں ویزہ میں توسیع نہ مل سکی اور تحصیل علم کا یہ سفر یہیں پر رکنا پڑا۔ آپ جاپان واپس تشریف لے آئے اور بذریعہ خط وکتابت مرکز سے رابطہ رکھتے۔

قبول اسلام کے بعد آپ کا نام دور دراز دیس کی نسبت سے محمد اویس رکھا گیا۔ محمد اویس کوباباشی صاحب اس وقت 92 برس کی عمر میں جماعت احمدیہ جاپان کے فعال ممبر ہیں۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے جاپانی ترجمہ کی توفیق عطا فرمائی۔ آپ نہایت بے لوث خدمت کرنے والے اور جماعت سے اخلاص ووفا رکھنے والے وجود ہیں۔

جاپان میں اسلام احمدیت کے مشن کا احیائے نو

اب جاپان میں کچھ ایسی سعید روحیں موجود تھیں جو اسلام احمدیت قبول کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس پیشگوئی کو پورا کر چکی تھیں کہ ''اگر خدا تعالیٰ چاہے گا تو اس ملک میں طالب اسلام پیدا کر دے گا''

جنگ عظیم دوم کی شکست و ریخت کے بعد جب جاپان دوبارہ اپنے پاؤں پر کھڑا ہو چکا تھا تو خلافت ثالثہ کے دور میں مورخہ 8 ستمبر 1969ء کو مکرم میجر (ر) عبد الحمید صاحب اسلام احمدیت کے مبلغ کی حیثیت سے جاپان پہنچے اور چڑھتے سورج کی سرزمین جاپان میں تبلیغ اسلام کے مشن کا احیاء نو عمل میں آیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے جماعت کو یہ خوشخبری دیتے ہوئے فرمایا کہ:۔

''پس جاپان میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مشن قائم ہوگیا ہے اور وہ پیشگوئی جس کا ذکر قرآن کریم میں ذوالقرنین کے بیان کے مطابق اس پیشگوئی کے پورا ہونے کا ایک اور جلوہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہمیں دکھایا ہے...............میں یہ تحریک کروں گا کہ آپ یکم مئی کے بعد جب سالِ رواں کی مختلف ذمہ داریاں ادا کر چکے ہوں تو جتنا خوشی اور بشاشت سے دوسرے چندوں پر اثر ڈالے بغیر آپ جاپان مشن میں دے سکتے ہوں دے دیں''

(سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ خطاب جلسہ سالانہ 1969ء بحوالہ خطابات ناصر جلد اول صفحہ 659)

احمدیہ اسلامک ریسرچ سنٹر کا قیام

ابتدائی دور کے مخلص احمدی احباب میں سے نور احمد تاکائی صاحب بھی تھے۔ ایک مخلص پاکستانی احمدی مکرم عبد المنان خان صاحب کی مساعی کا ذکر ان الفاظ میں محفوظ ہے:۔

1960ء میں لاہور پاکستان کے ایک مخلص احمدی دوست مکرم عبدالمنان خان صاحب میرین انجینئرنگ کی تعلیم کے سلسلہ میں جاپان تشریف لے گئے اور 1963ء تک وہاں مقیم رہے۔ آپ نے تعلیم کے ساتھ ساتھ وہاں احمدیت کی نشرو اشاعت کے لئے بھی خدمات سر انجام دیں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی اجازت سے آپ نے تین جاپانی احمدیوں سے ملکر ''احمدیہ اسلامک ریسرچ سنٹر'' قائم کیا اور بہت سا لٹریچر جاپانی زبان میں چھپوا کر ٹوکیو کے بازاروں میں تقسیم کیا 1963ء میں ایک جاپانی احمدی مکرم نور احمد صاحب تاکائی (NUR AHMAD TAKAI) کے ہمراہ آپ نے اوساکا، ناگویا اور کیوتو کا تبلیغی دورہ بھی کیا آپ 26 جولائی 1963ء کو ''احمدیہ ریسرچ اسلامک سنٹر'' کا کام مکرم نور احمد صاحب تاکائی کے سپرد کر کے واپس لاہور آ گئے۔

(تاریخ مشن جاپان از دفتری ریکارڈ فائل وکالت تبشیر ربوہ صفحہ 19)

جاپانی احمدی مسلمانوں کا اخلاص و وفا

خلفائے احمدیت کی قیادت میں اسلام احمدیت کی کاوشیں کامیاب ہوئیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے جاپان میں ایسی سعید فطرت روحوں کی ایک جماعت قائم ہوگئی جو امام الزماں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیغام کو سمجھ کر اسلام کی آغوش میں آچکی تھی۔ ان جاپانی احمدی مسلمانوں کے اخلاص ووفا کا ذکر کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

''جاپانی احمدیوں میں ان دنوں میں جتنے دن وہاں رہا پہلے دن جو ان کا رویہ تھا وہ میں دیکھتا رہا ہوں۔ ہر روز اس میں ایک تعلق اور وفا کی کیفیت بڑھتی رہی۔ تبدیلی محسوس ہوتی رہی۔ اللہ کرے کہ یہ لوگ بھی اپنی قوم میں اسلام کے حقیقی پیغام کو پہنچانے کا ذریعہ بن جائیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہش کو پورا کرنے والے ہوں جو آپ نے جاپان

کے بارہ میں کہی تھی۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 19 مئی 2006ء خطبات مسرور جلد چہارم صفحہ 254)

جاپانی احمدیوں کے اخلاص ووفا کا ذکر کرتے ہوئے حضور فرماتے ہیں

’’اکثر جاپانی مرد اور عورتیں جو احمدی ہوئے وہ خود بھی اور ان کی اولادیں بھی ماشاء اللہ جماعت سے تعلق اور وفا رکھتے ہیں اور عہد بیعت پر پختگی سے قائم ہیں‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 12 مئی 2006ء خطبات مسرور جلد چہارم صفحہ 232)

جاپانی ترجمہ قرآن کی اشاعت

1988ء کا سال تاریخ احمدیت جاپان کے لئے ایک یادگار سال ہے۔اس سال جماعت احمدیہ جاپان کو جاپانی زبان میں ترجمہ قرآن شائع کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی خصوصی توجہ اور شفقت کے نتیجہ میں جاپانی احمدی مسلمان مکرم محمد اویس کوبایاشی صاحب اور مکرم مغفور احمد منیب صاحب مبلغ سلسلہ نے دو سال کی محنت کے بعد جاپانی زبان میں ترجمہ کی توفیق پائی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی جاپان تشریف آوری

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جاپانیوں کو تبلیغ اسلام کا ایک جامع منصوبہ پیش فرمایا تھا۔اس مقدس خواہش کی تکمیل کے لئے نصف صدی سے زائد عرصہ کی انتھک کاوشوں کے بعد جاپان میں تبلیغ اسلام کا ایک باقاعدہ مرکز قائم ہو چکا تھا۔صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور مبلغین سلسلہ کے ذریعہ جاپانی قوم تک زمانے کے امام کا پیغام پہنچ چکا تھا۔

1989ء کا سال سر زمین جاپان کے لئے ایک یادگار اور ناقابل فراموش لمحہ ہے۔ جب پہلی مرتبہ اس سرزمین نے خلیفۃ المسیح کی قدم بوسی کا اعزاز حاصل کیا۔حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے 24جولائی 1989ء کو ورود فرمایا۔ آپ نے پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا۔ آپ کے اعزاز میں ٹوکیو اور ناگویا میں استقبالیہ تقاریب منعقد کی گئیں۔سرزمین جاپان کو یہ اعزاز بھی حاصل ہوا کہ پہلی دفعہ کسی خلیفۃ المسیح

نے جاپان میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔آپ نے خطبہ جمعہ کے دوران جاپانی قوم کو زبردست خراج تحسین پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ :۔

’’آج تک میں کسی قوم کے اخلاق سے اتنا متاثر نہیں ہوا جتنا کہ جاپانی قوم کے اخلاق سے متاثر ہوا ہوں۔ ان کے اندر سچائی ہے، انکساری ہے، اور یہ ایسے خلق ہیں جنہیں ہمیشہ خدا پیار سے دیکھتا ہے۔ یہ لوگ معاملات کے صاف ہیں اور وعدے کے سچے لیکن بعض ممالک نے ان کے ساتھ بد مثالیں قائم کی ہیں جس کی وجہ سے اسلام کی نہایت بھیانک تصویر یہاں قائم کی گئی ہے۔ اس لیے جماعت احمدیہ کا یہ فرض ہے کہ اِن اخلاق میں آپ اِن سے آگے بڑھنے کی کوشش کریں کیونکہ آپ کے پیچھے ایک عظیم الشان مذہب کی تعلیم ہے۔‘‘

(سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ خطبہ جمعہ فرمودہ 28جولائی 1989ء)

خلفائے احمدیت کے دورے

جماعت احمدیہ جاپان کو یہ اعزاز اور اکرام حاصل ہے کہ یہ سرزمین خلفائے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں اور توجہ کا مرکز بنی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جاپان میں اشاعتِ اسلام کی خواہش کی تکمیل میں خلفائے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نہ صرف جاپان میں تبلیغ اسلام کے منصوبوں کی راہنمائی فرمائی بلکہ بنفس نفیس جاپان تشریف لا کر اشاعتِ اسلام کی مہم کی قیادت فرمائی۔حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ جولائی 1989ء میں ایک مرتبہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مئی 2006ء، نومبر 2013ء اور نومبر 2015ء میں جاپان رونق افروز ہوئے جماعت احمدیہ جاپان کو میزبانی کا شرف بخشا۔ فالحمد للّٰہ علیٰ ذالک

مبلغین اسلام احمدیت کی تبلیغی کاوشیں

تحریک جدید کے اجراء کے فوری بعد 4جون 1935ء کو پہلے مبلغ اسلام کے طور پر مکرم صوفی عبد القدیر صاحب نیاز جاپان تشریف لائے، آپ ابھی جاپان ہی تھے کہ مکرم حافظ عبدالغفور صاحب جاپان کے ساحلی شہر کوبے پہنچے۔ جنگ عظیم دوم کے نتیجہ میں کچھ وقت کے لئے تبلیغی مشن معطل کرنا پڑا لیکن حالات معمول پر آنے کے بعد 1969میں مکرم میجر (ر) عبدالحمید صاحب اور 1975ء میں مکرم عطاء المجیب راشد صاحب تبلیغ اسلام کے مشن پر جاپان تشریف لائے۔ بعد ازاں مکرم مغفور احمد منیب صاحب، مکرم ضیاء اللہ مبشر صاحب، مکرم فہیم احمد خالد صاحب، مکرم نصیر احمد بدر صاحب، مکرم ظہیر احمد ریحان صاحب، مکرم صباح الظفر صاحب بطور مبلغ تبلیغ اسلام کے فرائض بجالاتے رہے۔ اس وقت خاکسار کے علاوہ مکرم حزقیل احمد صاحب اور مکرم محمد ابراہیم صاحب جاپان میں تعینات ہیں۔

جاپان میں نظام جماعت کا قیام

مکرم عطاء المجیب راشد صاحب جاپان تشریف لائے تو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے آپ کو جاپان کا امیر مقرر فرمایا۔ گویا آپ جاپان کے پہلے امیر جماعت تھے۔ آپ کی تعیناتی کے دوران، جاپان میں ذیلی تنظیموں کا قیام عمل میں آیا۔ 1981ء میں جاپان کی پہلی مجلس شوریٰ اور پہلا جلسہ سالانہ منعقد کیا گیا۔ تبلیغ اسلام کے متعدد منصوبوں کی بنیاد رکھی گئی اور 1981ء میں ایک عمارت خرید نے کی توفیق ملی، جس کے نتیجہ میں جاپان میں اسلام احمدیت کی تبلیغ کا مستحکم مرکز قائم ہوا۔

جماعت احمدیہ جاپان کی خدمت خلق

1995ء میں جاپان کے ساحلی شہر کوبے میں آنے والے زلزلہ کے موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی ولولہ انگیز قیادت میں جماعت احمدیہ جاپان نے مشکلات میں گھرے ہوئے جاپانی بھائیوں کی خدمت کر کے اسلامی تعلیم کا خوبصورت عملی نمونہ پیش کیا۔ جاپان کے اخبارات اور میڈیا میں اس کا خوب چرچا ہوا اور مسلمان رضا کاروں کی ان خدمات پر زبردست خراج تحسین پیش کیا۔

اسی طرح مارچ 2011ء میں آنے والے بدترین زلزلہ اور تسونامی کے بعد جماعت احمدیہ جاپان اور ہیومنٹی فرسٹ کو شمال مشرقی جاپان کے علاقہ Sendai اور Ishinomaki شہر میں کئی ماہ تک خدمت خلق کی سرگرمیاں جاری رکھنے کی توفیق ملی۔ جماعت کی ان خدمات کے اعتراف میں جاپان کی متعدد یونیورسٹیوں کے طلباء اور پروفیسرز نے تحقیقی مقالے اور ریسرچ پیپرز تحریر کئے، اس موضوع پر بننے والی دوڈاکومنٹری فلموں میں ان خدمات کو خراج تحسین پیش کیا گیا اور جاپانی وزیر خارجہ جناب Koichiro Genba صاحب نے جماعتی وفد کو وزارت خارجہ مدعو کر کے ان خدمات پر شکریہ ادا کیا۔

جاپان میں پہلی مسجد کی تعمیر اور شمال مشرقی ایشیائی ممالک میں تبلیغ اسلام کا دروازہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مئی 2006ء کے دورہ جاپان کے دوران جاپان میں پہلی مسجد کی تحریک فرمائی۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے الفاظ پورے فرمادیے اور معجزانہ طور پر 2013ء میں جاپان میں پہلی مسجد کی تعمیر کے سامان فرمادیے۔

جماعت احمدیہ جاپان کی خوش بختی اور سعادت ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے نومبر 2013ء میں دوبارہ ورود مسعود فرمایا۔ آپ کی جاپان تشریف آوری کی برکات میں سے ایک غیر معمولی برکت یہ ظاہر ہوئی کہ جاپان میں پہلی مسجد کی تعمیر کے لئے جگہ عطا ہوگئی اور جاپانی حکام کی طرف سے باقاعدہ مسجد کی تعمیر کا اجازت نامہ مل گیا۔

اللہ تعالیٰ کے خاص فضل واحسان سے مسجد کے لئے جگہ کی خرید اور تعمیر تک کے تمام مراحل بخیریت مکمل ہوئے اور نومبر 2015ء میں مسجد بیت الاحد جاپان کی تعمیر مکمل ہوئی۔ مسجد کی جگہ کی خرید کی اطلاع سیدنا حضور انور کی خدمت میں عرض کی گئی تو آپ نے مشفقانہ دعاؤں سے نوازتے ہوئے فرمایا:

آپ کی فیکس محررہ 20دسمبر 2013ء مل گئی ہے کہ ''مسجد بیت الاحد'' جاپان کی رقم کی ادائیگی، انتقال اور Handover کی کارروائی مکمل ہوگئی۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ وَبَارِکْ۔ اللہ تعالیٰ کرے اس مسجد کے ذریعہ جاپان میں اسلام کی تبلیغ کی راہیں کھلیں اور یہ مسجد عبادت گذاروں سے بھر جائے۔

اللہ تعالیٰ آپ کو جماعت کی ترقی اور مضبوطی کے لئے نمایاں خدمات سرانجام دینے کی توفیق بخشے۔ آمین

(مکتوب حضور انور۔ 31.12.2013)

مسجد کی تعمیر کے لئے مالی قربانی اور جماعت کی ذمہ داری

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ جاپان کی طرف سے مسجد کی تعمیر کے لئے پیش کی گئی مالی قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے احباب جماعت کو ان کی بڑھتی ہوئی ذمہ داریوں کی توجہ دلائی اور فرمایا۔

''اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کی دوسری جماعتوں کی طرح جماعت احمدیہ جاپان بھی ترقی کی طرف بڑھنے والی اور اس طرف قدم مارنے والی جماعتوں میں سے ہے۔ اخلاص ووفا اور مالی قربانیوں میں بڑھنے والی جماعتوں میں سے ہے......جماعت احمدیہ جاپان نے اس (مسجد) کی خرید کے لئے بڑی مالی قربانیاں بھی دی ہیں۔ اور مالی قربانیوں کا حق بھی ادا کیا ہے لیکن ہمیشہ یاد رکھیں کہ حقیقی حق ادا ہوتا ہے جب ہم ان باتوں کو سمجھیں اور اُن پر عمل کریں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں کرنے کے لئے کہی ہیں۔ آپ کی بیعت میں آ کر ہمیں ان باتوں کو سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے جو ایک حقیقی مسلمان کے لئے ضروری ہیں۔''

(فرمودہ مورخہ 8 نومبر 2013ء بمقام ناگویا، جاپان)

شمال مشرقی ایشیائی ممالک میں پہلی مسجد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الاحد کے افتتاح کے موقع پر اس مسجد کی جغرافیائی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ:۔

''یہ مسجد نہ صرف جاپان بلکہ جو شمال مشرقی ایشیائی ممالک چین، کوریا، ہانگ کانگ، تائیوان وغیرہ ہیں، ان میں جماعت کی پہلی مسجد ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو باقی جگہوں میں بھی راستے کھولنے کا ذریعہ بنائے اور وہاں بھی جماعتیں ترقی کریں اور مسجدیں بنانے والی ہوں''

(فرمودہ مورخہ 20 نومبر 2015ء بمقام مسجد بیت الاحد جاپان)

اس وقت اللہ تعالیٰ کے فضل واحسان سے مسجد بیت الاحد کی تعمیر کی صورت میں ایک ایسا مستقل مرکز قائم ہوچکا ہے جو اس سرزمین میں خدائے واحد کے پیغام کی اشاعت وتبلیغ کے لئے رہتی دنیا تک قائم رہے گا۔ انشاء اللہ العزیز۔ اسی طرح جماعت احمدیہ جاپان کی ویب سائٹ https://www.ahmadiyya-islam.org/jp جاپانی زبان میں اشاعت اسلام میں ممد ومعاون ثابت ہورہی ہے۔ قرآن کریم کے علاوہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جاپانی تراجم اور جاپانی ڈیسک کے قیام کے ذریعہ سے اسلام کی تبلیغ واشاعت کی مستحکم بنیادیں قائم ہوچکی ہیں۔ جماعت احمدیہ جاپان کا آفیشل ٹوئٹر ہینڈل اور فیس بک اکاؤنٹ شبانہ روز اشاعت اسلام احمدیت کے لئے وقف ہے۔

ٹوئٹر @amjJapan

فیس بک @islamforjapanese

خلیفۂ وقت کے خطبات کے براہ راست جاپانی ترجمہ کے علاوہ، ایم ٹی اے کی جاپانی سروس، واقفین نو کی ایک بڑی تعداد، ذیلی تنظیمیں اور مخلص احمدی احباب کا ایک گروہ کثیر جاپان کے طول وعرض میں خدمت دین میں مصروف اس یقین پر قائم ہے کہ خدائے واحد کے وعدے ضرور پورے ہوں گے اور مشرق ومغرب اسلام کے نور سے منور ہوگا لیکن روئے زمین کو حق سے آشکار کرنے اور ساری دنیا کو اسلام کے نور سے منور کرنے کے لئے الٰہی منشاء یہ ہے کہ ہم مزید محنت اور جانفشانی سے کام کریں اور دعائیں کرتے ہوئے محبت وخلوص سے خدمت دین میں مگن رہیں یہاں تک کہ وہ دن آجائے جس کا ہم سے وعدہ کیا گیا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

''اسلام کے لئے پھر اس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آچکا ہے اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ پھر چڑھے گا جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے لیکن ابھی ایسا نہیں۔ ضرور ہے کہ آسمان اسے چڑھنے سے روکے رہے جب تک محنت اور جانفشانی سے ہمارے جگر خون نہ ہو جائیں اور ہم سارے آراموں کو اس کے ظہور کے لئے کھو نہ دیں۔

اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے۔ وہ کیا ہے؟ ہمارا اس راہ میں مرنا۔ یہی موت ہے جس پر اسلام کی زندگی، مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلّی موقوف ہے جس کا دوسرے لفظوں میں اسلام نام ہے۔۔۔۔

ضرور تھا کہ وہ اس مہمِ عظیم کے روبراہ کرنے کے لئے ایک عظیم الشان کارخانہ جو ہر ایک پہلو سے مؤثر ہو اپنی طرف سے قائم کرتا۔ سو اس حکیم وقدیر نے اس عاجز کو اصلاحِ خلائق کے لئے بھیج کر ایسا ہی کیا''

(فتح اسلام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 15-18)

نیز اسلام کی یہ فتح دلائل وبراہین کی رو سے اور امن ومحبت کی راہ سے ممکن ہوگی۔ آپ فرماتے ہیں:۔

''خدا ایک ہوا چلا جائے گا جس طرح موسم بہار کی ہوا چلتی ہے اور ایک روحانیت آسمان سے نازل ہوگی اور مختلف بلاد اور ممالک میں بہت جلد پھیل جائے گی جس طرح بجلی مشرق ومغرب میں اپنی چمک ظاہر کر دیتی ہے ایسا ہی روحانیت کے ظہور کے وقت میں ہوگا۔ تب جو نہیں دیکھتے تھے وہ دیکھیں گے اور جو نہیں سمجھتے وہ سمجھیں گے اور امن اور سلامتی کے ساتھ راستی پھیل جائے گی''

(کتاب البریہ، روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 311-312 حاشیہ)

محمد امجد خان۔ نمائندہ روزنامہ الفضل آن لائن آسٹریلیا

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

براعظم آسٹریلیا کے تناظر میں

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا یہ الہام انتہائی شان و شوکت کیساتھ پورا ہوا اور اسلام احمدیت کا پیغام زمین کے ہر جغرافیائی کنارہ تک پہنچ گیا۔ اور روز بروز اس کی شان اور جہتوں میں اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔

براعظم آسٹریلیا کو ہم دنیا کے منفرد کنارے میں اس وجہ سے شمار کر سکتے ہیں کہ وہ جزیرہ کی شکل میں واحد براعظم ہونے کے ساتھ ساتھ جنوبی نصف کرہ ارض پر موجود ہونے کے باعث خطِ استوا کے نیچے متعدد دیگر ممالک کے بھی مزید زیریں علاقہ میں واقع ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسے Under-Down کے منفرد نام سے منسوب کیا جاتا ہے۔ آسٹریلیا میں یہاں کے قدیم باشندوں کے آباء و اجداد تقریباً چالیس ہزار سال قبل یہاں آ کر آباد ہوئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آسٹریلیا کے قدیم باشندوں کے بارے میں ارشاد فرمایا "ہم اس بات کے قائل نہیں اور نہ ہی اس مسئلہ میں ہم توریت کی پیروی کرتے ہیں کہ چھ سات ہزار سال سے ہی جب آخری آدم پیدا ہوا تھا اس دنیا کا آغاز ہوا ہے۔ اور نہ ہی ہم اس بات کے مدعی ہیں کہ یہ تمام نسل انسانی جو اسوقت دنیا کے مختلف حصوں میں موجود ہے یہ اُسی آخری آدم کی نسل ہے۔ ہم تو اس سے پہلے بھی نسلِ انسانی کے قائل ہیں۔ پس امریکہ اور آسٹریلیا وغیرہ کے لوگوں کے متعلق ہم کچھ نہیں کہہ سکتے کہ وہ اس آخری آدم کی اولاد میں سے ہیں یا کسی دوسرے آدم کی اولاد میں سے ہیں۔ (ملفوظات جلد 10، صفحہ 432)۔ آسٹریلیا کی زمین کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام کہ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" ان کی زندگی میں ان ہی کے ہاتھوں عملاً پورا ہوا۔

آسٹریلیا کے حوالے سے اس الہام کے ابتدائی مصداق صحابہ میں مکرم علی بہادر خان صاحبؓ نے 1897 میں ہندوستان میں احمدیت قبول کی اور برسبین آسٹریلیا میں قیام پذیر ہوئے۔ چارلس فرانسس اسپوررائیٹ مسلم نام مکرم عبدالحق صاحبؓ نے اکتوبر 1903 میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ملاقات کی اور جنوری 1906 میں بیعت کی۔ انکا تعلق آسٹریلیا کی برٹش ایمپائر لیگ آف آسٹریلیا سے تھا اور اخبار مسلم سن رائز میں (جس کے ایڈیٹر حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ تھے) کے پرچہ 6 اکتوبر 1922 میں انکا تفصیلی تعارف شائع ہوا۔ وہ ہندوستان میں تاج برطانیہ کے تحت کمشنر تعینات رہے۔ بعد ازاں امریکہ ہجرت کر گئے۔ اور وہیں فوت ہوئے۔ حضرت صوفی حسن موسیٰ خان صاحبؓ وہ خوش نصیب بزرگ ہیں جن کو آسٹریلیا میں رہتے ہوئے 1903 میں بیعت کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد 5 جولائی 1908 کو حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے ہاتھ پر انکے بیوی اور بچوں نے بھی بیعت کر لی۔

ایک اور اہم شخصیت حضرت پروفیسر کلیمنٹ ریگ صاحبؓ نے 18 مئی 1908 بعد نماز ظہر بمقام لاہور اپنی بیگم صاحبہ کیساتھ حضرت مفتی صادق صاحبؓ کی تحریک اور وساطت سے حضرت اقدس علیہ السلام سے تفصیلی ملاقات کی۔ انکا حضور علیہ السلام سے تفصیلی مکالمہ ملفوظات جلد دہم صفحہ 426 تا 438 پر درج ہے۔ انکا تعلق آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ سے تھا اور انھوں نے آسٹریلیا کیلئے بطور بین الاقوامی شہرت یافتہ ماہر موسمیات بیش بہا خدمات انجام دیں۔ آسٹریلیا میں انکا قیام کوئینز لینڈ میں ہی رہا اور اپنی عمر کے آخری ایام بروکن ہیڈ میں گذارے۔ بعد ازاں نیوزی لینڈ ہجرت کر گئے اور 10 دسمبر 1922 کو وفات پائی۔

حضرت صوفی حسن موسیٰ خان صاحب کی کاوش سے 1925 تک جو جماعت قائم ہوئی ان میں مکرم علی بہادر خان صاحب آف برسبین متوفی 1955، ان کی اہلیہ مکرمہ مارگریٹ خان صاحبہ متوفی 1948، مکرم محمد بخش صاحبؓ دستی بیعت جنوری 1904، مکرم دولت خان صاحب، مکرم بشیر محمد صاحب آف پرتھ اور مکرم محمد عالم قندھاری صاحب آف ایڈیلیڈ کے کے اسماء شامل ہیں۔ آسٹریلیا جماعت کا تنظیم نو سے قبل پہلا باقاعدہ جلسہ 28 دسمبر 1928 کو منعقد ہوا جسکی خبر الفضل 25 جنوری 1929 کو شائع ہوئی۔ اُسوقت مکرم صوفی حسن موسیٰ خان صاحبؓ آسٹریلیا کے آنریری مبلغ تھے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کے دور میں آسٹریلیا میں جماعت کا باقاعدہ قیام عمل میں آیا۔ اُسوقت پورے براعظم آسٹریلیا میں جماعت کی تجنید 50 احباب کے لگ بھگ تھی۔ مکرم ڈاکٹر اعجاز الحق صاحب کی آسٹریلیا آمد کے وقت مکرم شادی خان صاحب، مکرم عبد الغفار خان صاحب اور مکرم آغا احسان اللہ صاحب موجود تھے اور بعد میں مکرم ڈاکٹر منیر عابد صاحب، مکرم عزیز دین صاحب، مکرم صلاح الدین صاحب، مکرم شمس الدین صاحب، مکرم رانا محمد امجد خان صاحب اور مکرم مظفر احمدی صاحب آسٹریلیا آ گئے۔ بالآخر 17 مارچ 1977 کو جماعت آسٹریلیا میں رجسٹرڈ ہوئی اور ستمبر 1979 میں سڈنی میں جماعت کی تنظیم نو اور اسکا باقاعدہ قیام عمل میں آ گیا۔ آسٹریلیا کی پہلی جماعتی مجلسِ عاملہ میں درج ذیل احباب شامل تھے۔

1۔ مکرم ڈاکٹر اعجاز الحق صاحب (صدر)
2۔ مکرم شمس الدین خان صاحب (نائب صدر)
3۔ مکرم عزیز دین خان صاحب (جنرل سیکرٹری)
4۔ مکرم رانا محمد امجد خان صاحب (سیکرٹری مال)

30 ستمبر 1983 بروز جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے مسجد بیت الہدیٰ سڈنی کا سنگِ بنیاد رکھا اور اس مبارک دن کو آسٹریلیا کی تاریخ میں آسٹریلیا کی جغرافیائی دریافت سے کہیں زیادہ اہم بقیہ صفحہ 13 پر

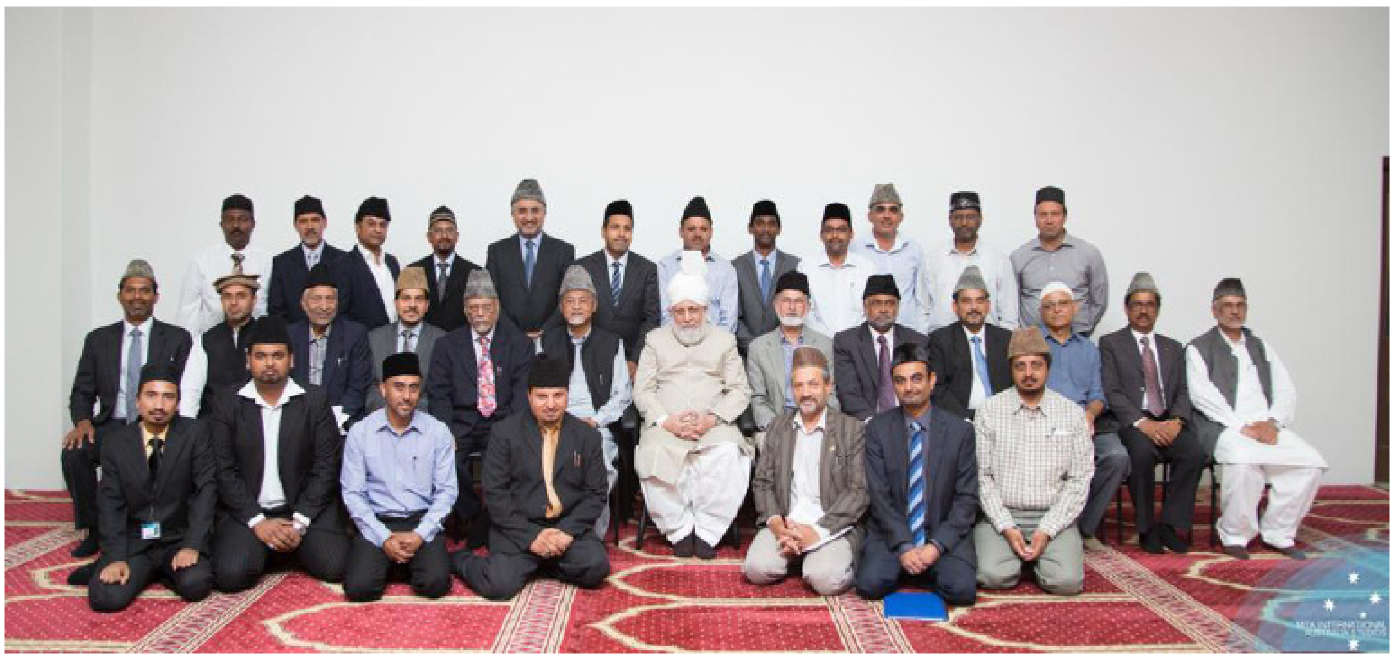

نیشنل مجلس عاملہ آسٹریلیا 2013 حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ

جماعت ہائے آسٹریلیا کے صدور مقامی مکرم امیر صاحب آسٹریلیا کے ساتھ

لئیق احمد عاطف۔ مبلغ سلسلہ و صدر جماعت مالٹا

جزائر مالٹا میں جماعت احمدیہ کا قیام

اور الہام ''میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا''

مالٹا بحیرۂ روم کے عین وسط میں پانچ جزیروں پر مشتمل ایک چھوٹا سا ملک ہے۔ اس کے شمال میں سسلی، اٹلی اور مغرب میں طرابلس (لیبیا) واقع ہیں۔ مالٹا کے چاروں طرف پانی ہی پانی ہے اور سب سے قریب ترین خشکی کا علاقہ سسلی ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام ''میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا'' بڑی شان سے پورا ہو چکا ہے اور جہاں زمین کے کناروں تک امام الزماں کا پیغام پہنچ چکا ہے وہاں سمندروں اور پانیوں کے درمیان واقع آبادیاں بھی اس پیغام سے سیراب ہو رہی ہیں۔ مالٹا اس کی ایک مثال ہے جہاں سمندر کے عین وسط میں ایک جزیرہ پر اسلام احمدیت کا پیغام پہنچ چکا ہے اور ملک بھر میں یہ پیغام بفضل اللہ تعالیٰ پھیل چکا ہے اور ہر گھر میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام پہنچ چکا ہے۔ فالحمدللّٰہ علیٰ ذلک

جمہوریہ مالٹا کے جزائر کے نام یہ ہیں Malta, Gozo, Comino, Cominotto, Filfla۔ تاہم مالٹا کی آبادی دو جزیروں مالٹا اور گوزو میں ہے اور کومینو میں صرف ایک خاندان مقیم ہے۔ اس چھوٹے سے ملک کا کل رقبہ 316 مربع کلومیٹر ہے۔ 2020ء کے اختتام پر مالٹا کی آبادی تقریبا 516100 ہے۔

مالٹا کا دارالحکومت والیتا (Valletta) ہے۔ مالٹا میں جمہوری نظام رائج ہے، یہاں پر دو بڑی سیاسی پارٹیاں مالٹا نیشنل پارٹی (Nationalist Party) اور مالٹا لیبر پارٹی (Labour Party) ہیں۔ مالٹا کی فضائی کمپنی ایئر مالٹا (Air Malta) ہے اور بین الاقوامی ہوائی اڈہ لوقا (Luqa) میں واقع ہے۔ مالٹا بہترین قدرتی بندرگاہ ہے۔ مالٹا کے شہروں کے زیادہ تر نام عربی طرز کے ہیں مثلاً Sliema, Mdina, Rabat, Msida, Gzira, Mellieha وغیرہ۔

مالٹا کا موسم بحیرۂ رومی خصوصیت کا حامل ہے، موسم سرما معتدل اور نم جب کہ موسم گرما خشک اور گرم رہتا ہے۔ مالٹا میں بارشیں موسم سرما میں ہی ہوتی ہیں۔ سارا سال ہوائیں چلتی رہتی ہیں جو گرمیوں میں دن کے وقت خاصی گرم ہوتی ہیں تاہم رات کو نمی کی وجہ سے ان میں ٹھنڈک پیدا ہو جاتی ہے۔ اسی طرح سردیوں میں بھی ہوائیں چلتی رہتی ہیں اور بعض اوقات تو وہ نہایت تیز ہو جاتی ہیں۔

مالٹا سخت چٹانوں اور پہاڑیوں پر واقع ہے جس کی وجہ سے زمین کاشت کے لئے زیادہ موزوں نہیں ہے تاہم مالٹا میں گندم، آلو، ٹماٹر، تربوز، پیاز اور بعض سبزیاں کاشت کی جاتی ہیں۔ مالٹا میں انگور اور زیتون کے بھی چھوٹے چھوٹے کافی باغات ہیں۔ مالٹا میں پولٹری، مویشی اور خرگوشوں کے بھی کافی فارمز ہیں۔ مالٹی لوگوں کا روائتی کھانا (Traditional Dish) خرگوش کا گوشت ہے۔ مالٹا میں نہایت اعلیٰ درجہ کا خالص شہد بھی دستیاب رہتا ہے اور اسے شہد کی پیداوار کے ساتھ ایک خاص تعلق ہے۔ مالٹا میں مختلف اقسام کی مچھلیاں دستیاب ہیں اور سمندر کے مختلف علاقوں میں مچھلیوں کے فارمز بھی موجود ہیں۔ مالٹا میں سیر و تفریح کے لئے آنے والے مچھلی کو بہت پسند کرتے ہیں اور مالٹا کے مختلف علاقوں میں مچھلیوں کی مارکیٹیں موجود ہیں۔

تاریخی اعتبار سے مالٹا نہایت اہمیت کا حامل ہے۔ ماضی میں مالٹا کو یورپ اور افریقہ کے درمیان ایک پل کی حیثیت حاصل رہی ہے اور آج تک مالٹا کی یہ حیثیت برقرار ہے۔ مالٹا کی Strategic اہمیت کے باعث مختلف ادوار میں مختلف حکومتیں مالٹا پر قابض رہی ہیں جن میں رومن، عرب، نارمن، فرنچ اور برٹش حکومتوں کے نام نمایاں ہیں۔عربوں نے AD 1091-870 کے دوران مالٹا پر حکمرانی کی۔عرب مسلمانوں کی حکمرانی کے دور میں مقامی عیسائی آبادی کو مکمل مذہبی آزادی حاصل رہی۔

1964ء میں مالٹا کو انگریزوں سے آزادی حاصل ہوئی اور 1974 میں باقاعدہ طور پر جمہوریہ مالٹا کی حیثیت سے موسوم ہوا۔ مالٹا یورپی یونین اور شنین جن ممالک Schengen States کا حصہ ہے۔ دسمبر 2007 تک مالٹا کی کرنسی 'مالٹی لیرا' تھی جسے 'مالٹی پاؤنڈ' بھی کہا جاتا تھا۔ جنوری 2008 سے مالٹا میں یورو کرنسی رائج ہے۔

مالٹی لوگ خوش مزاج، مہمان نواز، ملنسار، تعاون کرنے والے اور نہایت دوستانہ مزاج رکھتے ہیں۔ مالٹی لوگ خدمت خلق میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں اور سالانہ کئی ملین یورو مختلف کاموں کے لئے بطور عطیہ دیتے ہیں۔ اسی طرح براعظم افریقہ کے ممالک نیز ہندوستان، پاکستان اور جنوبی امریکہ کے ممالک میں فلاحی کام بھی کر رہے ہیں اور ان ممالک میں ان کے وفود بھجوائے جاتے ہیں۔

مالٹا کی 97فیصد آبادی رومن کیتھولک عقائد سے تعلق رکھتی ہے اور اکثر لوگ نہایت ہی conservative عقائد رکھتے ہیں۔ باقی تین فیصد آبادی مسلمانوں، ہندوؤں، بدھ متوں، بہائی، یہودیوں اور عیسائیت کے دوسرے فرقوں پر مشتمل ہے۔

مالٹا کی قومی زبان مالٹی ہے تاہم انگریزی کو بھی سرکاری حیثیت حاصل ہے۔ مالٹی زبان عربی سے ماخوذ ہے تاہم اس پر انگریزی اور اطالوی زبانوں کا اثر بھی نمایاں ہے۔ مالٹی زبان کی گرائمر پر عربی گرائمر کا 98 فیصد اثر ہے، تاہم یہ عربی رسم الخط میں نہیں لکھی جاتی بلکہ بعض ترامیم کے ساتھ مغربی رسم الخط میں لکھی جاتی ہے۔ الفاظ ستر فیصد عربی، تیس فیصد انگریزی اور اطالوی ہیں۔موجودہ ٹیکنالوجی کی وجہ سے انگریزی الفاظ کو زیادہ سے زیادہ مالٹی زبان کا حصہ بنایا جا رہا ہے لیکن جب پرانی کتب کو دیکھا جائے تو عربی الفاظ کی کثرت دکھائی دیتی ہے۔ مالٹی زبان مالٹا کے علاوہ آسٹریلیا اور کینیڈا میں بھی بولی جاتی ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ دوسری جنگ عظیم کے بعد مالٹا سے بہت بڑی تعداد میں لوگ ہجرت کر کے ان ممالک میں جاکر آباد ہو گئے تھے۔

ملک کی سماجی حالت وقت کے ساتھ ساتھ بہت بہتر ہو رہی ہے تاہم ماضی میں خصوصا جنگ عظیم دوم کے بعد مالٹا کے معاشی اور سماجی حالات زیادہ اچھے نہیں تھے۔ جماعت کی اس ملک میں آمد سے قبل مسلمانوں کے سماجی حالات اوسط درجہ کے تھے۔

مالٹا میں جماعت کا تعارف

روزنامہ الفضل ربوہ مؤرخہ یکم جنوری 2003ء کے مطابق 27 جولائی 1955ء کو مالٹا کے ایک انجینئر نے لندن میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے دورہ لندن کے دوران لندن جاکر حضور کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اور اس طرح مالٹا میں جماعت کی بنیاد رکھی گئی (تاہم اس بارہ میں مزید معلومات حاصل نہیں ہوسکیں)۔

سال 2000ء میں جماعت احمدیہ جرمنی کے تحت مالٹا میں دوبارہ تبلیغی سرگرمیوں کا آغاز ہوا۔ جرمنی سے مکرم منیر احمد منور صاحب مربی سلسلہ اور مکرم نعیم احمد صاحب نے مالٹا جاکر تبلیغ کا کام شروع کیا اسی طرح جرمنی سے واقفین عارضی مکرم افتخار احمد بھٹی صاحب، مکرم ایاد عودہ صاحب اور مبلغین سلسلہ مکرم ڈاکٹر عبدالغفار صاحب اور مکرم عبدالباسط طارق صاحب نے دورہ جات کئے۔ انہوں نے کتب کے اسٹال لگائے، افراد سے انفرادی ملاقاتیں کیں۔ 2004ء میں مکرم عمانوویل ماموصاحب بیعت کرکے جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے۔مکرم قریشی طاہر احمد صاحب نے 2003ء سے لے کر 2007ء تک تبلیغی سرگرمیوں کو جاری رکھا۔

مالٹا میں جماعت احمدیہ کی باقاعدہ رجسٹریشن مؤرخہ 13 نومبر 2003ء کو ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے خاکسار لئیق احمد عاطف کا پہلے مبلغ سلسلہ مالٹا کے طور پر تقرر ہوا اور مؤرخہ 2 جولائی 2007ء کو خاکسار بذریعہ جرمنی مالٹا پہنچا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مبارک منظوری سے خاکسار جولائی 2007ء سے بطور مبلغ سلسلہ و صدر جماعت احمدیہ مالٹا خدمات دین کی توفیق پا رہا ہے۔

فالحمدللہ علیٰ ذلك

مالٹا میں جماعتی خدمات

مالٹا سے باقاعدگی کے ساتھ تبلیغی وفود جلسہ ہائے سالانہ برطانیہ و جرمنی میں شامل ہوتے رہے ہیں اور ان مواقع پر انہیں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کے مواقع ملتے رہے ہیں۔ 2004ء میں اسلام اور امن کے عنوان پر مالٹا یونیورسٹی میں ایک سیمینار منعقد کیا گیا۔

2009ء میں یوم پیشوان مذاہب کے عنوان پر پہلی بین المذاہب کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ 2010ء سے باقاعدگی کے ساتھ امن کانفرنس کا انعقاد کیا جارہا ہے۔ اسی طرح یونیورسٹی میں لیکچرز، مختلف اداروں میں اسلام سے متعلق پروگرام، مذاہب میں عورت کا مقام، افطار ڈنر، کتب میلہ اور دوسرے پروگرام منعقد کئے جارہے ہیں۔

جماعتی لائبریری کا آغاز

اللہ تعالیٰ کے خاص فضل واحسان سے جماعت احمدیہ مالٹا کو 2012ء میں جماعتی پبلک لائبریری کے قیام کی توفیق ملی۔ اس لائبریری میں مختلف زبانوں میں جماعتی لٹریچر عوام کے مطالعہ اور تحقیق کے لئے موجود ہے۔ وقت کے ساتھ ساتھ کتب کی تعداد میں اضافہ ہورہا ہے۔

مذہبی اور سیاسی شخصیات کو جماعت کا تعارف

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور پیارے آقا کی دعاؤں کی برکت سے جماعت احمدیہ مالٹا کو عوام الناس کے ساتھ ساتھ مالٹا کی اہم مذہبی اور سیاسی شخصیات کو جماعت احمدیہ کا تعارف کروانے اور اسلام احمدیت کا پیغام پہنچانے کی توفیق مل رہی ہے۔ ان اہم شخصیات میں رومن کیتھولک فرقہ کے آرک بشپ (موجودہ اور سابقہ)، مسلمان راہنماء اور امام مسجد، موجودہ اور سابقہ صدور مملکت مالٹا، وزرائے اعظم، وزراء، سفراء، ممبران پارلیمنٹ اور ممبران یورپی پارلیمنٹ شامل ہیں۔ ان اہم شخصیات کو جماعتی لٹریچر بھی پیش کیا گیا ہے۔

خدمت انسانیت

خدمت خلق اور خدمت انسانیت ایک ایسا وصف ہے جو جماعت احمدیہ کا طرہ امتیاز ہے اور جماعت خداتعالیٰ کے فضل کے ساتھ ہر ملک میں خدمت انسانیت کے لئے علم بلند کئے ہوئے ہیں۔ مالٹا میں جماعت احمدیہ کو خدمت خلق کے میدان میں نمایاں خدمت کی توفیق مل رہی ہے اور اس کی اخبارات میں اشاعت کے ذریعے جماعت کا تعارف وسیع ہورہا ہے۔ فالحمدللہ علیٰ ذٰلک

میڈیا کوریج

مالٹا میں اشاعت اسلام احمدیت کے لئے اخبارات میں مضامین لکھنے، ریڈیو اور ٹیلیویژن انٹرویوز کا سلسلہ جاری و ساری ہے۔ اخبارات میں شائع ہونے والے مضامین اور خبروں کی تعداد سینکڑوں میں ہے اسی طرح ریڈیو اور ٹیلیویژن پر جماعتی انٹرویوز اور خبروں کو درجنوں گھنٹے وقت ملا ہے۔ میڈیا اور سوشل میڈیا موجودہ دور میں ایک بہت بڑی طاقت بن کر ابھرا ہے۔ میڈیا اور سوشل میڈیا کے ذریعے خداتعالیٰ کے خاص فضل وکرم سے مالٹا کے ہر گھر اور ہر طبقہ کے لوگوں تک اسلام احمدیت کا پیغام پہنچ چکا ہے۔ فالحمدللہ علیٰ ذٰلک

مالٹی زبان میں لٹریچر کی اشاعت

خداتعالیٰ کے خاص فضل وکرم اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کی برکت اور ارشادات کی روشنی میں مقامی زبان مالٹی میں لٹریچر کی تیاری کا کام جاری ہے۔ 2011ء سے اب تک جماعت کی طرف سے 65 کتب اور فلائرز مالٹی زبان میں شائع کئے جاچکے ہیں۔ اسی طرح پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مبارک منظوری سے جنوری 2018ء سے مالٹی زبان میں ماہانہ تبلیغی رسالہ ID-DAWL روشنی کا اجراء کیا گیا اور باقاعدگی کے ساتھ شائع ہورہا ہے۔ اب تک اس رسالہ کے 50 شمارے شائع ہوچکے ہیں۔ یہ رسالہ تبلیغی کاموں میں بہت مفید ذریعہ ثابت ہورہا ہے۔ فالحمدللہ علیٰ ذٰلک

جماعتی ویب سائیٹ اور سوشل میڈیا

مالٹا میں تبلیغ اسلام احمدیت کے لئے مالٹی زبان میں ویب سائیٹ کا اجراء خلافت جوبلی کے موقع پر 2008ء میں کیا گیا۔ اس کے علاوہ جماعتی بلاگ، یوٹیوب چینل اور دوسرے سوشل میڈیا ذرائع سے اشاعت اسلام احمدیت کا کام جاری ہے۔ مالٹا میں جماعت احمدیہ مالٹا کی تبلیغی و تربیتی سرگرمیوں کو باقاعدگی کے ساتھ جماعتی ویب سائیٹ اور سوشل میڈیا پر اپ لوڈ کیا جاتا ہے۔ www.ahmadiyya.mt

حاصل کلام یہ ہے کہ وہ پیشگوئی جو خدائے علیم وخبیر نے اپنے پیارے مسیح محمدی کو عطا فرمائی تھی کہ میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا وہ نہ صرف پوری ہوئی ہے بلکہ ہر آنے والا دن اس پیشگوئی پر مہر تصدیق ثبت کررہا ہے کہ خدائے علیم وخبیر کا وعدہ بڑی شان وشوکت سے پورا ہوا ہے اور پورا ہورہا ہے۔ مالٹا جو کہ دنیا کے نقشہ پر ایک نقطہ سے زیادہ کی حیثیت نہیں رکھتا وہ بھی اس روحانی فیض سے بے فیض نہیں رہا۔ سمندر کے درمیان میں آباد یہ جزیرہ افضال الٰہی اور برکات اسلام احمدیت سے فیض یاب ہورہا ہے۔ جہاں یہ امر اللہ تعالیٰ کے ان انعامات پر سربسجود ہونے اور اس کی حمد وثناء کے گیت گانے کا باعث ہے وہیں یہ امر بھی حتی ہے کہ یہ تمام ترقیات محض اور محض اللہ تبارک وتعالیٰ کے بے پایاں فضل واحسان اور مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے احمدیت کی دعاؤں کا ہی ثمرہ ہیں۔ الحمدللہ علیٰ رب العالمین۔

اللہ تعالیٰ ہم سب خدام احمدیت کو احسن اور مقبول رنگ میں خدمات دین کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے، ہماری راہنمائی فرمائے اور ہماری سب کمزوریوں اور کوتاہیوں کی پردہ پوشی فرماتے ہوئے غیب سے ہماری مدد فرماتا رہے تا کہ احمدیت کا یہ قافلہ خلافت احمدیہ کی قیادت باسعادت میں تیزی کے ساتھ تبلیغ اسلام احمدیت کے مشن کی تکمیل کی طرف بڑھتا رہے۔ آمین۔ اللھم آمین

صباح الدین بٹ۔ سوئٹزرلینڈ

نیشنل عاملہ، لوکل عاملہ اور صدرانِ جماعت کا ریفریشر کورس

(جماعت احمدیہ سوئٹزرلینڈ)

مکرم شیخ کلیم الرحمٰن صاحب نیشنل جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ سوئٹزرلینڈ تحریر کرتے ہیں کہ

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ سوئٹزرلینڈ کو مورخہ 30جنوری 2022ء کو ممبرانِ نیشنل، لوکل عاملہ اور صدرانِ جماعت کے ساتھ چوتھا ریفریشر کورس منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ جس میں تمام مقررین نے تمام عہدیداران وسیکرٹریان کو ان کے شعبہ کے حوالہ سے معلومات بہم پہنچائیں اور انہیں ان کی ذمہ داریوں سے آگاہ کیا۔ یہ پروگرام اللہ کے فضل سے بہت کامیاب رہا۔ تمام شاملین نے بہت پروگرام کو بہت پسند کیا۔ اور ایک نئے جذبے اور جوش کے ساتھ کام کرنے کا عزم کیا گیا۔ الحمدللہ

کووڈ 19 کی وجہ سے ساری دنیا میں حالات پہلے جیسے نہیں رہے۔ اور ساری دنیا نے اپنے کام کرنے کے انداز کو بدلنا پڑا۔ کووڈ کی وجہ سے ملکی پابندیوں کے باعث اس کورس کا انعقاد آن لائن ہوا۔

پروگرام کا آغاز مکرم ومحترم منیر احمد منور صاحب مبلغ انچارج کی صدارت میں عزیزم قاسم خان صاحب کی تلاوت قرآن کریم مع جرمن و اُردو ترجمہ سے ہوا۔ ان کے بعد مکرم ومحترم ولید طارق تار تر صاحب نیشنل امیر جماعت احمدیہ سوئٹزرلینڈ نے اپنی افتتاحی تقریر میں ریفریشر کورس کے انعقاد کے مقاصد کو بیان کرتے ہوئے تمام عہدیداران کو ان کی ذمہ داریوں کا احساس دلایا اور افتتاحی دعا کروائی۔

آپ کی تقریر کے بعد مربی سلسلہ مکرم عبدالوہاب طیب صاحب نے نظامِ جماعت کے ڈھانچے اور جماعت میں چندوں کے نظام کے موضوع پر تقریر کی اور بتایا کہ اگر جماعت کے نظام کے مطابق کام کیا جائے تو اس میں بہت ساری برکات ہیں اور یہ نظام حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا بنایا ہوا ہے۔ اور یہ دنیا کا ایک بہترین نظام ہے۔ مالی قربانی کے حوالہ سے آپ نے بیان فرمایا کہ جماعت ایک چھوٹی سی جماعت ہے لیکن خدا کی راہ میں خرچ کرنا میں سے سے آگے ہے۔ ان کے بعد نائب مشنری انچارج محترم فائز احمد خان صاحب نے تبلیغ، وصیّت اور رشتہ ناطہ کے عنوان پر تقریر کی۔ انہوں نے کہا کہ لوگوں کو اللہ کی طرف بلانا ہر ایک احمدی کا فرض ہے۔ اور اسی لیے حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لائے تھے کہ بندے کا خدا سے تعلق جوڑا جائے۔

پھر مربی سلسلہ مکرم فہیم احمد خان صاحب نے تعلیم اشاعت اور وقفِ نو کے موضوع پر تقریر کی۔

اِن کی تقریر کے بعد مشنری انچارج محترم منیر احمد منور صاحب نے تربیّت، وقفِ عارضی اور ضیافت کے موضوع پر تقریر کی۔

آخر میں اسلام آباد یو کے سے مرکزی مہمان مقرر مکرم ومحترم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر نے جماعتی خدمت کے میدان میں اطاعتِ امیر وتعاونوا علی البر والتقوی کی اہمیت کے موضوع پر انتہائی ایمان افروز تقریر کی اور اختتامی دعا کروائی۔

ظفر اقبال جاوید۔ مبلغ انچارج ہنڈورس

ہنڈورس میں احمدیت کا پودا
(Honduras)

تعارف

ملک Honduras وسطی امریکہ میں واقع ہے۔ اس کے شمال میں Guatemala، مغرب میں El Salvador جبکہ جنوب میں Nicaragua واقع ہے۔ اس ملک کی حدود بحر اکاہل اور بحراوقیانوس کے ساتھ ملی ہوئی ہیں۔ اس کی موجودہ آبادی 10,169,961 ہے۔ اس ملک میں عام طور پر بولی جانے والی زبان Spanish ہے، جبکہ یہاں پر مختلف جگہوں سے آئے قدیم زبانیں بولنے والے لوگ بھی موجود ہیں۔

جماعت کا قیام

یہاں پر احمدیت کا نفوذ فروری 2017 کے دوسرے ہفتہ میں ہوا، الحمد للہ!۔ مکرّم مولانا ظاہر احمد صاحب کا مئی 2017ء کو بطور مبلغ ہنڈوراس تقرر ہوا اور مکرّم مولانا صاحب مورخہ 24/مئی 2017ء کو ہنڈوراس پہنچے۔ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ یوکے 2017ء کے موقعہ پر جماعت احمدیہ ہنڈوراس کے قیام کا اعلان فرمایا۔

محض خدا تعالیٰ کے فضل و کرم اور سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت اور راہنمائی سے جماعت احمدیہ کا پیغام دنیا کے ان کناروں تک پہنچ چکا ہے اور جماعت کا قیام بھی ہو چکا ہے۔

جماعت احمدیہ ہنڈوراس فی الحال جماعت احمدیہ کینیڈا کے زیر نگرانی ہے۔ یہاں پر جماعت کا قیام بھی کینیڈا سے آنے والے واقفین عارضی کی کوششوں اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے عمل میں آیا۔ جماعت احمدیہ ہنڈوراس کو مورخہ 12/فروری 2022ء کو دوسرے جلسہ سالانہ کے انعقاد کی توفیق ملی ہے۔

ہنڈوارس کی حدود بحر اکاہل اور بحراوقیانوس کے ساتھ ملی ہوئی ہیں۔ اس کے علاوہ ہنڈوراس کے درج ذیل 3/ چھوٹے چھوٹے Islands بھی ہیں۔

1. Roatán ۔ آبادی 110,000
2. Utila۔ آبادی 4,160
3. Guanaja ۔ آبادی 5,538

Roatán آئی لینڈ میں بھی احمدیت کا نفوذ ہو چکا ہے اور جلد وہاں مشن ہاؤس کا قیام بھی ہو گا۔ ان شاء اللہ!

اس وقت ہم دو مبلغین (خاکسار و مکرّم مولانا ظاہر احمد صاحب) کو یہاں خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔ اسی طرح سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرّم مولانا طاہر چوہدری صاحب کا تقرر بھی ہنڈوارس کے لئے فرمایا ہے۔ مکرّم مولانا صاحب مئی 2022ء میں ہنڈورس پہنچ جائیں گے۔ ان شاء اللہ

رپورٹ: جاوید اقبال ناصر۔ جرمنی

واقفین نو اور والدین کی آن لائن محفل
Wittlich جماعت جرمنی

اللہ تعالیٰ نے ہماری جماعت کے نظام کے اندر مختلف ذرائع سے آپس میں ملنے کے سامان پیدا کر رکھے ہیں۔ ان ذرائع کے نام تو متفرق اور جدا جدا ہیں، لیکن کام سب کا ایک ہی ہیں۔ جلسہ ہو یا اجتماع، سپورٹس کے پروگرام ہوں تا علمی نشستیں سب کا مطلب و بڑا مقصد تو یہی ہوتا ہے، کہ ہم تعلیم و تربیت کے میدان میں آگے سے آگے قدم بڑھائیں۔ Covid کی آمد نے آپس میں ایک ساتھ بیٹھ کر جلسہ وجلوس اور پروگرامز کرنے سے جب روکا۔ تو اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی فراست ومعرفت رکھنے والے فنکاروں نے اس کا حل جدید ٹیکنالوجی کے اختیار سے آن لائن محفلوں کے ذریعہ نکالا۔ اور یوں ان محفلوں کی رونقیں بحال تو ہوئی لیکن اپنی شان و شوکت میں قدرے کم۔ اس کی مثال تیمم سے دی جاسکتی ہے جو پانی کی قائمقامی تو کرتا ہے لیکن وضو نہیں کہلا سکتا۔ اسی طرح کی ایک محفل و نشست کا انتظام ہمارے لوکل سیکریٹری صاحب وقف نو مکرم ذیشان بٹ صاحب نے صدر صاحب لجنہ کی معاونت سے کروایا۔ پروگرام کا اعلان متعدد بار مختلف ذرائع سے کیا جاتا رہا تا کہ واقفین نو اور ان کے والدین کی حاضری کو یقینی بنایا جا سکے۔ آن لائن آڈیو وویڈیو کا لنک بنا کر وقت سے قبل شاملین کو بھجوایا گیا۔ مورخہ 30 جنوری 2022ء کو وقت مقررہ پر پروگرام کا آغاز مکرم صدر جماعت طاہر احمد ظفر صاحب کی زیر صدارت تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جس کی سعادت عزیزم مامون احمد صاحب کو ملی۔ اردو اور جرمن ترجمہ عزیزم کاشف حبیب صاحب نے پیش کیا۔ پہلی تقریر مکرم صدر صاحب جماعت نے کی، آپ نے اپنی تقریر میں واقفین نو بچوں اور بچیوں کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ نماز کی پانچ وقت ادائیگی اور قرآن کریم کی تلاوت کرنے کی تلقین کی۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کے ساتھ مضبوط تعلق پیدا کرنے اور اس کے آگے جھکے رہنے کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے اپنی تقریر میں خلفاء کرام کے اقتباسات پیش کرتے ہوئے والدین اور واقفین نو کو ان کے فرائض بتائے۔ اس کے بعد خاکسار کو کچھ کہنے کے لیے کہا گیا۔ خاکسار نے واقفین نو کے والدین کو واقفین نو کے لیے ایک نمونہ ومثال بننے کی تلقین کی۔ مزید یہ بھی کہا کہ والدین ایک ماڈل اور رہنما ہوتے ہیں اگر وہ اسلام کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق زندگی گزارتے ہیں تو بچوں سے بھی یہ امید کی جاسکتی ہے کہ وہ مستقبل میں ایک مفید اور فائدہ مند وجود جماعت اور قوم کے لیے ہوں۔ اسی طرح خاکسار نے حضرت خلیفۃ المسیح کے ساتھ مضبوط رابطہ رکھنے اور ان کی خدمت اقدس میں باقاعدگی کے ساتھ خطوط لکھنے کی تلقین کی۔ آخر میں خاکسار نے سوالات کے جوابات دیئے، دعا کروائی، شاملین اور منتظمین کا شکریہ ادا کیا اور یہ مختصر محفل اپنے اختتام کو پہنچی۔ والدین اور وقف نو کی حاضری 90 سے 95 فی صد تک رہی۔ اس محفل کو ترتیب دینے کا سہرا عزیزم ذیشان بٹ صاحب سیکرٹری وقف نو کے سر ہے، اللہ تعالیٰ ان کے کام میں مزید برکت پیدا کرے اور دین و دنیا کی حسنات سے نوازے۔ آمین

آج کی دعا

اے میرے پیارے خدا! اس پیارے نبیؐ پر وہ رحمت اور درود بھیج جو ابتداء دنیا سے تو نے کسی پر نہ بھیجا ہو۔

(اتمام الحجۃ، روحانی خزائن جلد8صفحہ308)

یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بہت پیارے رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس کے لئے درود پاک ہے۔

ہمارے پیارے امام عالی مقامسیدنا حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”پس اگر ہم نے دنیا کو اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حقیقی چہرہ دکھانا ہے تو آپؐ کے اسوہ کے ہر پہلو کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے عمل اور قول سے وہ چہرہ دکھانا ہو گا تبھی ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آنے کا حق بھی ادا کر سکیں گے۔ آپؑ فرماتے ہیں ”وہ انسان جو سب سے زیادہ کامل اور انسان کامل تھا اور کامل نبی تھا اور کامل برکتوں کے ساتھ آیا جس سے روحانی بعث اور حشر کی وجہ سے دنیا کی پہلی قیامت ظاہر ہوئی اور ایک عالم کا عالم مرا ہوا اس کے آنے سے زندہ ہو گیا وہ مبارک نبی حضرت خاتم الانبیاء، امام الاصفیا، ختم المرسلین، فخر النبیین جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اے میرے پیارے خدا! اس پیارے نبی پر وہ رحمت اور درود بھیج جو ابتداء دنیا سے تو نے کسی پر نہ بھیجا ہو“

”اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَ بَارِكْ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ“

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ اس کامل نبیؐ کی امت میں آنے کا حق ادا کرنے والے ہوں اور اس خوبصورت اور روشن چہرہ کو دنیا کے سامنے پیش کرکے دنیا کے اندھیروں کو دور کرنے والے بنیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین

(خطاب جلسہ سالانہ جرمنی 13 اگست 2019)

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔

تیری الفت سے ہے معمور مرا ہر ذرہ
اپنے سینہ میں یہ اک شہر بسایا ہم نے
آدمی زاد تو کیا چیز فرشتے بھی تمام
مدح میں تیری وہ گاتے ہیں جو گایا ہم نے

مرسلہ: مریم رحمٰن

رپورٹ: ارشد محمود۔ یونان

جلسہ یوم مصلح موعود، جماعت احمدیہ یونان

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ یونان کو مورخہ 20 فروری 2022ء بعد از نماز ظہر وعصر بوقت 13:30 پر ایتھنز مشن ہاوس میں جلسہ یوم مصلح موعود منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ الحمدللہ

جلسہ کی صدارت مکرم ومحترم عطاءالنصیر صاحب نیشنل صدر و مربی سلسلہ نے کی۔ جلسہ کا آغاز حسب روایت تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ تلاوت و ترجمہ میں مکرم ارسلان احمد صاحب نے سورہ الصّف کی آیت نمبر 6 تا 9 پیش کیں۔تلاوت کے بعد دو حدیثوں کا اردو ترجمہ مکرم اسجد اسلام طاہر صاحب نے پڑھ کر سنایا۔ پیشگوئی مصلح موعود کے الفاظ مکرم عقیل احمد بھٹی صاحب، صدر مجلس خدام الاحمدیہ یونان نے پیش کئے۔

اس جلسہ کی پہلی نظم کلام محمود سے ''نونہالان جماعت مجھے کچھ کہنا ہے'' مکرم عمران احمد گجر صاحب نے خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ پہلی تقریر مکرم شعیب محمود صاحب نے پیش کی جس کا عنوان ''پیشگوئی مصلح موعود کا تعارف'' تھا۔ دوسری تقریر مکرم ناصر احمد صاحب نے ''حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے قبولیت دعا کے واقعات'' کے موضوع پر پیش کی۔ دوسری نظم: ''خدا کا یہ احسان ہے ہم پہ بھاری'' کلام صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ کے چند اشعار مکرم کلیم احمد صاحب نے پیش کئے۔ اختتامی تقریر انگریزی زبان میں ہوئی جو کہ مکرم عطاءالنصیر صاحب مربی سلسلہ نے ''پیشگوئی مصلح موعودؓ کا تعارف'' کے عنوان پر پیش کی۔ 14:45 پر صدر مجلس نے دعا کروائی جس کے بعد ظہرانہ پیش کیا گیا۔

جو احباب ایتھنز سے باہر یا دوسرے شہروں میں مقیم ہیں ان کے لئے آن لائن جلسہ سننے دیکھنے کا انتظام بذریعہ زوم کیا گیا۔جلسہ کی کل حاضری 31 رہی جن میں انصار 10 خدام 17 اور 4 لجنہ و ناصرات شامل تھے۔ جلسہ میں ایتھنز، تھیسالونیکی اور یاننا سے احباب جماعت نے شرکت کی۔ الحمد للہ علی ذالك۔

بقیہ: براعظم آسٹریلیا...... از صفحہ 9

بقیہ: براعظم آسٹریلیا...... از صفحہ 9

اور تاریخی واقعہ قرار دیا۔

خطاب کے بعد مسجد کی محراب کی مجوزہ جگہ پر اپنے دستِ مبارک سے مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا۔ اس موقع پر حضرت مولوی محمد حسین صاحبؓ سبز پگڑی والے صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی شریک تھے اور حضرت اقدس کا یہ الہام کہ ''میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا'' ایک بار پھر ایک نئی شان سے پورا ہوا اور اگلے سال 1984 میں حضورِ انور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ دوبارہ آسٹریلیا تشریف لائے اور تنظیمِ نَو کے بعد دورِ حاضر کا جماعت آسٹریلیا کا پہلا جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے اس دورے کے بعد 5 جولائی 1985 کو مکرم شکیل احمد منیر صاحب حضورر حکے ارشاد پر بطور پہلے امیر و مشنری انچارج آسٹریلیا تشریف لائے اور بعد ازاں 7 ستمبر 1987 کو جماعت کو بطور احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن رجسٹر کروایا گیا اور 15 جولائی 1989 صد سالہ جشنِ تشکر کے موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحنے مسجد بیت الہدیٰ کا تاریخی افتتاح فرمایا۔ 1991 میں مربی سلسلہ مکرم محمود احمد بنگالی صاحب کی بطور امیر اور مشنری انچارج تقرری ہوئی۔

جماعت احمدیہ آسٹریلیا کی تاریخ میں جلسہ سالانہ 2006 غیر معمولی حیثیت کا حامل تھا۔جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے شرکت فرمائی اور اور پھر سال 2013 میں بھی شرکت کے دوران اپنے خطاب میں ارشاد فرمایا:

جماعت احمدیہ آسٹریلیا کی تاریخ میں اب تک یہ سب سے بڑا جلسہ ہے جس میں 4037 احبابِ جماعت شامل ہوئے ہیں۔خطبہ جمعہ میں حضورِ انور نے دنیا کے کونے کونے میں منعقد ہونے والے جلسہ ہائے سالانہ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ثبوت قرار دیتے ہوئے فرمایا

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے یہ الفاظ کہ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھ دی ہے صرف الفاظ نہیں بلکہ یہ الفاظ ہر نیا دن طلوع ہونے کے ساتھ ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حق میں خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نظارے دکھا رہے ہیں۔لوگ حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کی دلیل مانگتے ہیں اگر آنکھیں بند نہ ہوں اور دل و دماغ پر پردے نہ پڑے ہوں تو آپ علیہ السلام کی صداقت کیلئے جلسوں کے انعقاد جو دنیا کے کونے کونے میں ہو رہے ہیں بہت بڑی دلیل ہیں۔ وہ جلسہ جو صرف 127 سال پہلے صرف قادیان کی ایک چھوٹی سی بستی میں منعقد ہوا آج دنیا کے تمام براعظموں میں منعقد ہو رہا ہے"۔

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے آسٹریلیا جماعت میں 6400 افراد شامل ہیں، جماعتوں کی تعداد 24 ہے اور 10سے زائد مساجد مراکز کا قیام عمل میں لایا جا چکا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''میں بڑے دعویٰ اور استقلال سے کہتا ہوں کہ میں سچ پر ہوں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے اس میدان میں میری ہی فتح ہے۔ اور جہاں تک میں دور بین نظر سے کام لیتا ہوں تمام دنیا اپنی سچائی کے تحت اقدام دیکھتا ہوں اور قریب ہے کہ میں ایک عظیم الشان فتح پاؤں کیونکہ میری زبان کی تائید میں ایک اور زبان بول رہی ہے اور میرے ہاتھ کی تقویت کیلئے ایک اور ہاتھ چل رہا ہے جسکو دنیا نہیں دیکھتی مگر میں دیکھ رہا ہوں۔ میرے اندر ایک آسمانی روح بول رہی ہے جو میرے لفظ لفظ اور حرف حرف کو زندگی بخشتی ہے''

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ403)

"میں خاص طور پر خدا تعالیٰ کی اعجاز نمائی کو انشاء پردازی کے وقت بھی اپنی نسبت دیکھتا ہوں کیونکہ جب میں عربی یا اردو میں کوئی عبارت لکھتا ہوں تو میں محسوس کرتا ہوں کہ کوئی اندر سے مجھے تعلیم دے رہا ہے"

(نزول المسیح، روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 434)

"خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائے گا اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا اور میرے فرقہ کے لوگ اِس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کے رُو سے سب کا منہ بند کر دیں گے اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پیئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جاوے گا۔ بہت سی روکیں پیدا ہونگی اور ابتلا آئینگے مگر خدا سب کو درمیان سے اٹھا دے گا اور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا۔ اور خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے برکت پر برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔

''سو اے سننے والو! اِن باتوں کو یاد رکھو۔ اور اِن پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ رکھ لو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہو گا۔ میں اپنے نفس مین کوئی نیکی نہیں دیکھتا اور میں نے وہ کام نہیں کیا جو مجھے کرنا چاہیے تھا اور میں اپنے تئیں صرف ایک نالائق مزدور سمجھتا ہوں۔ یہ محض خدا کا فضل ہے جو میرے شاملِ حال ہوا۔ پس اُس خدائے قادر اور کریم کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اِس مشتِ خاک کو اس نے باوجود ان تمام بے ہنریوں کے قبول کیا''

(تجلیاتِ الٰہیہ، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 410)

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
میں خاک تھا اُسی نے ثریّا بنا دیا
میں تھا غریب وبیکس و گمنام و بے ہنر
کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر
اب دیکھتے ہو کیسا رجوعِ جہاں ہوا
اِک مرجعِ خواص یہی قادیاں ہوا

مستنصر احمد قمر۔ نیوزی لینڈ

جماعت احمدیہ ساموا
زمین کے کناروں تک پیغام

ساموا(Samoa)، جنوبی بحر الکاہل کے Polynesian Region میں واقع ایک چھوٹے سے ملک کا نام ہے۔ جو جزائر فجی کے شمال مشرق میں نیوزی لینڈ سے تقریبا ساڑھے تین گھنٹہ کی فلائٹ کی مسافت پر واقع ہے۔ ساموا، دس چھوٹے بڑے جزائر پر مشتمل ہے جن میں سے صرف چار پر آبادی موجود ہے اور ان کی کل آبادی تقریبا دو لاکھ ہے۔ ساموا اکثر ویسٹرن ساموا (Western Samoa) کے نام سے جانا جاتا ہے۔ کیونکہ اس کے کچھ ہی فاصلہ پر کچھ اور جزائر پر مشتمل ایک علیحدہ ملک امریکن ساموا (American Samoa) واقع ہے جو کہ امریکن Territory شمار ہوتا ہے۔ اور اس وجہ سے وہاں امریکن ڈالر اور امریکن قوانین بھی رائج ہیں۔ جبکہ ویسٹرن ساموا میں ان کی اپنی کرنسی صاموئن تالا استعمال ہوتی ہے اور یہاں پر گاڑیاں نیوزی لینڈ کی طرح سڑک کے بائیں طرف چلتی ہیں۔ ایک اور دلچسپ بات یہ ہے کہ باوجودیکہ ان دونوں ممالک میں صرف پینتیس منٹ کی فلائٹ کا فاصلہ ہے ان کے وقت میں پورے ایک دن کا فرق ہے۔ کیونکہ 2011ء سے ساموا انٹرنیشنل ڈیٹ لائن کی دوسری طرف آ گیا تھا اور اس طرح وقت کے لحاظ سے ساموا دنیا میں وہ ملک ہے جہاں پر سب سے پہلے سورج طلوع ہوتا ہے اور امریکن ساموا دنیا میں وہ ملک ہے جہاں سب سے آخر پر سورج طلوع ہوتا ہے۔

انیسوی صدی میں عیسائیوں نے یہاں پر لندن سے مشنریز بھیجنے کا سلسلہ شروع کیا۔ انہی کی محنت کی وجہ سے یہاں پر ساموا کی زبان (Samoan) کے حروف بنائے گئے اور زبان کو تحریری شکل دی گئی اور بالآخر بائبل کا ترجمہ کیا گیا۔ اس طرح اس قوم کو پڑھنے لکھنے کی طرف بھی توجہ ہوئی اور مذہب کی طرف بھی رجحان بڑھا۔ نیز یہاں پر لوکل مشنریز کی ٹریننگ کا انتظام کیا گیا اور بالآخر عیسائیت کا یہاں پر ایسا غلبہ ہوا کہ اب تقریبا اٹھانوے فیصد آبادی عیسائی مذہب سے تعلق رکھتی ہے۔ باوجودیکہ اس ملک میں کافی غربت ہے یہاں پر ہر گاؤں میں اور اکثر جگہوں پر کچھ ہی فاصلہ پر بڑے بڑے چرچ نظر آتے ہیں اور اتوار کے روز سب کاروبار اور بازار وغیرہ بند رہتے ہیں اور اکثر فرقوں کے پیروکار اتوار کے روز ہی چرچ جاتے ہیں۔

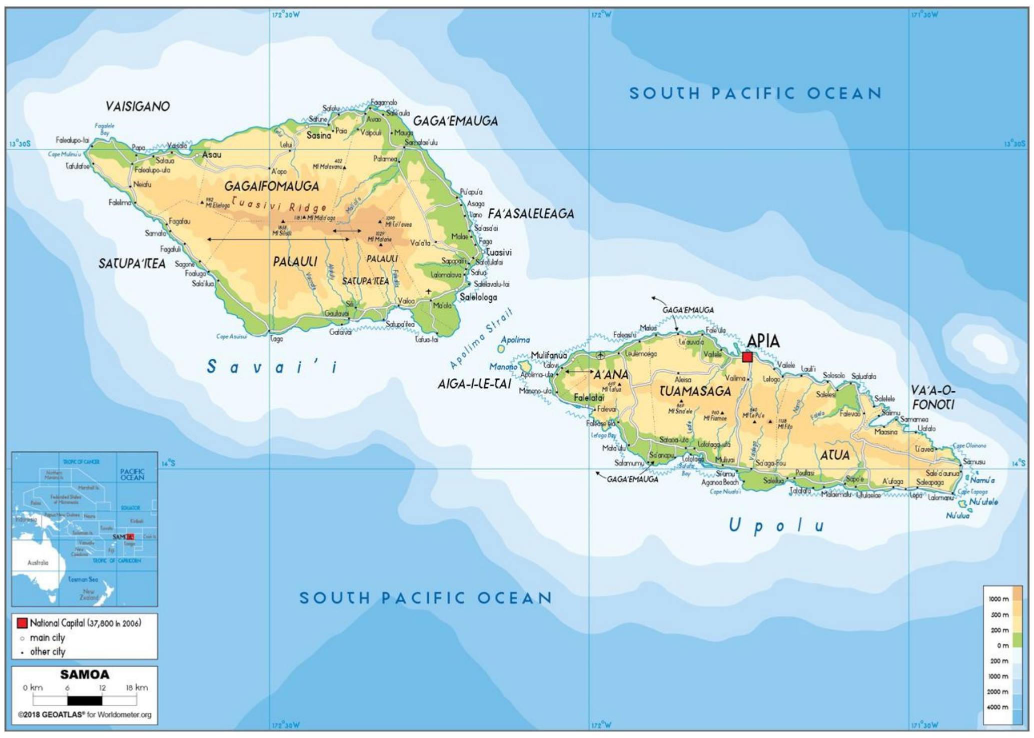

مذہبی دنیا میں ساموا کی ایک اور خصوصیت اور شہرت کی وجہ یہ ہے کہ تا حال دنیا میں قائم سات بڑی بہائی عبادت گاہوں میں سے ایک بڑا خوبصورت temple یہاں موجود ہے۔ اس کی وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ دنیا کے ہر Continent کے لیے temple بنائے گئے ہیں اور Polynesia کے لیے یہ سنٹر ہے۔ بہائیت سے تعلق رکھنے والوں کا کہنا ہے کہ ساموا میں ان کے تقریباً ایک ہزار ماننے والے موجود ہیں۔

ساموا ایک Tropical ملک ہے اس لیے یہاں پر سال بھر موسم گرم رہتا ہے اور اوسطا درجہ حرارت بیس سے تیس ڈگری کے درمیان رہتا ہے اور نومبر سے اپریل کے دوران بارش کا season ہوتا ہے۔ یہاں کے کھانے پینے میں ناریل کے علاوہ کچھ رُوٹ کراپس (Root Crops) مثلاً تارو، بریڈ فروٹ وغیرہ شامل ہیں۔ ملک کی آمد کا زیادہ تر انحصار سیاحت (Tourism) اور ماہی گیری (Fishing) پر ہے۔

ساموا (Samoa) میں اسلام احمدیت کا نفوذ اور مختصر تاریخ

1984-1986ء: مکرم مبارک احمد خان، اعزازی واقف زندگی بطور ٹیچر Samoa میں تقریباً تین سال قیام پذیر رہے تھے اور ان کی کوششوں سے جنوری 1986ء میں پہلی بیعت ہوئی تھی۔ مکرم مبارک احمد خان کے یہاں سے جانے تک تقریباً دس بیعتیں ریکارڈ ہوئی تھیں۔

1987-1988ء کے عرصہ میں مکرم مولانا عبد العزیز ونیس (امیر و مشنری انچارج فجی) کے دورہ جات کے نتیجہ میں یہاں دو درجن سے زائد بیعتیں ریکارڈ ہوئیں۔ محترم مولانا صاحب کے ذریعہ سے جو پہلے مقامی دوست 1987ء میں اسلام احمدیت میں داخل ہوئے وہ الیکی شوسٹر احمد (Aleki Schuster Ahmed) تھے۔ ان کے ذریعہ مستقبل میں مزید بیعتیں بھی ہوئیں۔ بدقسمتی سے بیعت کرنے کے تھوڑا عرصہ بعد ہی یہ دوسرے مسلمانوں کے ہتھے چڑھ گئے تھے۔ چنانچہ فجی مسلم لیگ والے 1989ء میں انہیں اسلام کی ٹریننگ کی خاطر چند ماہ کے لئے فجی لے گئے۔ پھر ان کو ٹریننگ کے لئے ملائیشیا بھی بھجوایا گیا۔ اسی طرح Aleki صاحب اپنی اہلیہ کے ساتھ حج کے لیے بھی گئے۔ تاہم مستقبل میں ان کی حیثیت Samoa میں جماعت کے لیے contact person کے طور پر قائم رہی۔

1992-1994ء: اس عرصہ میں ایک احمدی ڈاکٹر مکرم نصیر الدین UNDP کے تحت Samoa میں کام کی غرض سے مقیم رہے۔ ان کے ذریعہ جو بیعتیں ماضی میں ہوئی تھیں ان کی تلاش اور رابطہ کی کوشش کی گئی۔

- جنوری 1994ء میں Aleki Schuster نے دوبارہ اپنی بیوی بچوں کے ساتھ احمدیت میں شمولیت اختیار کی اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی خدمت میں اطلاع اور دعا

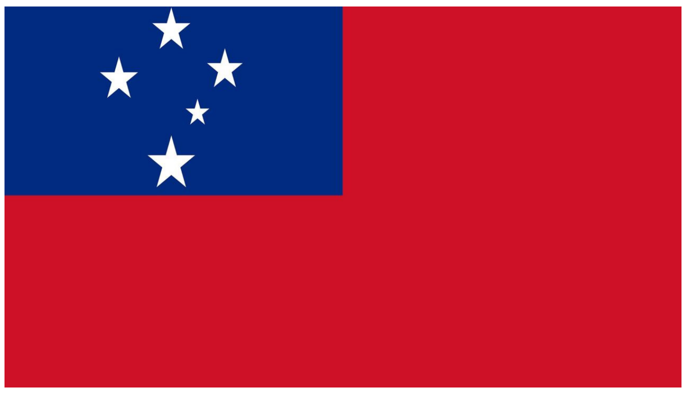

کے لیے خط بھی لکھا۔ تھوڑے ہی عرصہ میں مزید بیعتیں بھی ہوئیں۔ اور محترم ڈاکٹر نصیر الدین نے Aleki صاحب کے ساتھ مل کر جماعت کو Samoa میں رجسٹر کروایا۔ ڈاکٹر صاحب کی یہاں موجودگی تک جمعہ اور نماز باجماعت کی ادائیگی کا اہتمام ہوتا رہا لیکن ان کے جانے کے بعد پھر ان لوگوں سے آہستہ آہستہ رابطہ منقطع ہو گیا۔ جماعت کا مسلسل رابطہ نہ رہنے کی وجہ سے یہ نو مبائعین ضائع ہوتے گئے۔

2010ء میں مبلغ سلسلہ محترم حافظ جبریل سعید (مرحوم)، نائب امیر گھانا، نے مرکز کی ہدایت پر خصوصی طور پر Samoa کا دورہ کیا۔ محترم حافظ جبریل نے بھی مکرم Aleki صاحب سے رابطہ کیا اور ان کے قیام کے دوران انہیں اس خاندان کا خصوصی تعاون حاصل رہا، بالخصوص Aleki صاحب کے چھوٹے بیٹے عیسیٰ بن نصیر شوسٹر (Eisa bin Nasser Schuster) نے کافی وقت دیا اور تعاون کیا۔

محترم حافظ جبریل کی سفارش پر Aleki صاحب کے چھوٹے بیٹے Eisa bin Nasser Schuster کو فجی جماعت نے دسمبر 2010ء میں خدام الاحمدیہ کے اجتماع پر فجی بلایا اور یہاں ان کو بیعت کرنے کی توفیق ملی۔

مرکز کی ہدایت پر جماعت نیوزی لینڈ نے Aleki صاحب سے رابطہ کیا اور انہیں جلسہ یوکے 2011ء میں شرکت کی دعوت دی جسے انہوں نے قبول کیا۔ بعد ازاں 2012ء میں انہیں جلسہ یوکے میں شمولیت اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔

محترم حافظ صاحب کی تجاویز اور مرکز کے فیصلہ کے مطابق 2011ء کے آغاز میں جزائر ساموا کی نگرانی اور ذمہ داری فجی جماعت کی بجائے نیوزی لینڈ کی جماعت کے سپرد کی گئی۔

2011ء سے جماعت احمدیہ نیوزی لینڈ کو ان جزائر کے متعدد دورہ جات کی توفیق مل چکی ہے۔ دس سے زائد ان دورہ جات میں مکرم شفیق الرحمٰن مربی سلسلہ، صدر جماعت نیوزی لینڈ مکرم محمد اقبال، مکرم محمد یاسین چوہدری، مکرم مبارک احمد منہاس، مکرم محمد طاہر، مکرم شکیل احمد خان اور مکرم نعیم احمد اقبال مربی سلسلہ فجی شامل ہوتے رہے ہیں۔

اس سلسلہ کے دوسرے دورہ، جون 2012ء میں جو کہ مکرم محمد یاسین چوہدری اور مکرم مبارک احمد منہاس کے ذریعہ ہوا، اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے جماعت نیوزی لینڈ کو امریکن ساموا میں احمدیت کا پودا لگانے کی توفیق ملی۔

دسمبر 2014ء میں خاکسار (مستنصر احمد قمر) کی تقرری نیوزی لینڈ کے لیے ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق ساموا اور امریکن ساموا کی ذمہ داری بھی بطور مربی سلسلہ خاکسار کے سپرد ہوئی۔

جون 2015ء میں نیوزی لینڈ پہنچنے کے بعد اگست میں خاکسار کا پہلا دورہ (دو ہفتوں کا) ساموا اور امریکن ساموا کا ہوا جس میں مکرم نعیم احمد

اقبال (مربی سلسلہ فجی) بھی ہمراہ تھے۔

اب تک ویسٹرن ساموا میں جماعت کی تجنید 80 سے تجاوز کر چکی ہے، جبکہ امریکن ساموا میں جماعت کی تجنید تقریباً 25 ہے۔

جلسہ سالانہ ساموا

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مورخہ 26 اور 27 مارچ 2016ء کو ساموا میں پہلا جلسہ سالانہ منعقد کرنے کا فیصلہ ہوا۔

فروری 2016ء میں دو ہفتوں کا دورہ کیا گیا جس میں انتظامی کاموں کے علاوہ گھر گھر جا کر تعلیمی و تربیتی نشستیں کی گئیں نیز جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کے لیے احباب کو دعوت دی گئی۔

نیوزی لینڈ سے کل بارہ افراد پر مشتمل وفد اس جلسہ میں شامل ہوا۔ ساموا کے پہلے جلسہ سالانہ کے لیے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیغام بھجوانے کی عاجزانہ درخواست کی گئی جس کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 24 مارچ 2016ء کو انگریزی میں اپنے خصوصی پیغام سے نوازا۔ جس کا اردو مفہوم اپنی ذمہ داری پر ہدیہ قارئین ہے۔

پیغام حضور انور ایدہ اللہ

مجھے اس بات کی بہت خوشی ہے کہ آپ اپنا جلسہ سالانہ 26 اور 27 مارچ 2016ء کو منعقد کر رہے ہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کو کامیاب کرے اور تمام شاملین کو توفیق عطا کرے کہ نیک لوگوں کے اس جلسہ سے روحانی فیض اٹھائیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ سب نے بیعت کی ہے اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو قبول کیا ہے۔ آپ سب کو یاد رکھنا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دو بنیادی اغراض کے لئے یہ جماعت قائم کی تھی۔ پہلی غرض یہ تھی کہ مومنین کی ایسی جماعت ہو جو اللہ تعالیٰ سے قریبی تعلق پیدا کرنے کی کوشش کرے اور وہ اس کی عبادت کو اپنی زندگیوں کا مقصد بنا لیں۔ دوسرے یہ کہ یہ جماعت انسانیت کی خدمت کرے گی اور اسلام کی حقیقی تعلیم کو دنیا میں پھیلائے گی۔ قرآن کریم میں کہا گیا کہ زندگی کا مقصد یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جائے اور اس کا قرب حاصل کیا جائے۔ قرآن کریم نے بہترین عبادت کو صلوۃ ہی قرار دیا ہے۔ اس لئے آپ کو پوری کوشش کرنی چاہئے کہ اپنی پنج وقتہ نمازیں وقت پر اور باجماعت ادا کریں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہو گا۔

حضرت اقدس مسیح موعود الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ:

’’میں پھر تمہیں بتلاتا ہوں کہ اگر خدا تعالیٰ سے سچا تعلق، حقیقی ارتباط قائم کرنا چاہتے ہو تو نماز پر کاربند ہو جاؤ۔ اور ایسے کاربند بنو کہ سارا جسم، نہ تمہاری زبان بلکہ تمہاری روح کے ارادے اور جذبے سب کے سب ہمہ تن نماز ہو جائیں۔‘‘

(ملفوظات جلد اول صفحہ 170 ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

حقوق العباد سے متعلقہ ہماری ذمہ داریوں کے بارے میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ آپ کی جماعت کے افراد ایسے ’’قوم کے ہمدرد ہوں کہ غریبوں کی پناہ ہو جائیں۔ یتیموں کے لیے بطور باپوں کے بن جائیں اور سلامی کاموں کے انجام دینے کے لیے عاشق زار کی طرح فدا ہونے کو تیار ہوں اور تمام تر کوشش اس بات کے لیے کریں کہ ان کی عام برکات دنیا میں پھیلیں۔ اور محبت الٰہی اور ہمدردی بندگان خدا کا پاک چشمہ ہر یک دل سے نکل کر اور ایک جگہ اکٹھا ہو کر ایک دریا کی صورت میں بہتا ہوا نظر آوے۔۔۔۔ خدا تعالیٰ نے اس گروہ کو اپنا جلال ظاہر کرنے کے لیے اور اپنی قدرت دکھانے کے لیے پیدا کرنا اور پھر ترقی دینا چاہا ہے تا دنیا میں محبت الٰہی اور توبہ نصوح اور پاکیزگی اور حقیقی نیکی اور امن اور صلاحیت اور بنی نوع کی ہمدردی کو پھیلا دے۔‘‘

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 197-198)

میری خواہش ہے کہ ہماری جماعت کے افراد مسلسل کوشش کریں کہ اپنے اندر پاک تبدیلی لائیں اور تقویٰ کے اعلیٰ معیار حاصل کرنے والے ہوں تا کہ دنیا میں مسلمانوں کے لیے بہترین نمونہ ثابت ہو سکیں۔ جیسا کہ میں نے مسلسل اپنی تقریروں میں آپ کو یاد دہانی کروائی ہے، ہمیں اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے اور اپنے اندر پاک تبدیلی اور بہتری لانے کی ضرورت ہے۔ یہ بہت ضروری امر ہے کہ اپنے روزمرہ کے معمولات میں اپنے جائزے لیتے رہیں اور اس کوشش میں لگے رہیں کہ اپنے اعمال میں بہتری لائیں تا کہ وہ اعلیٰ معیار حاصل کئے جا سکیں جن کی حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے پیروکاروں سے توقع کی ہے۔

اگر جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والے تمام احمدی یہ اعلیٰ معیار حاصل کرنے والے ہوں تو ایک بہت خوبصورت ماحول پیدا ہو جائے گا جس سے دیگر لوگ بھی متاثر ہوں گے اور اس طرح احمدیت کے حسن کی طرف کھنچے چلے آئیں گے۔ یہ اعلیٰ نمونہ وقتی دکھاوا نہیں ہونا چاہئے کہ صرف جلسہ کے ایام میں رہے بلکہ مزید نیکی اور تقویٰ کی طرف مسلسل سفر ہونا چاہئے۔ تبلیغ کرنا ہر احمدی کے لیے ضروری ہے اور اپنا نیک نمونہ قائم کرنا تبلیغی کوششوں میں کامیابی کے لیے ضروری ہے۔

اگر آپ کے اعمال اسلامی تعلیمات کے مطابق ہوں اور آپ کا ہر ایک قول و فعل قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق ہو، اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی توقعات کے مطابق اپنے آپ کو ڈھالیں تو یہ احمدیت کے پیغام کو ساموا بلکہ پوری دنیا میں پھیلانے اور لوگوں کو آنحضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے لانے کا بہترین ذریعہ ہو گا۔

میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ میرے خطبات جمعہ اور دیگر مواقع پر خطابات باقاعدگی سے سنا کریں۔ اس طرح آپ کو خلافت کے بابرکت نظام کے ساتھ مضبوطی سے چمٹے رہنے کی توفیق ملے گی۔ آپ سب کو اپنے بچوں کو بھی نظام خلافت کی برکات کے بارہ میں بتانا چاہئے اور انہیں تلقین کرنی چاہئے کہ وہ رابطہ میں رہا کریں اور ہمیشہ خلیفہ وقت کے ساتھ وابستہ رہیں۔ آج تجدید اسلام کا کام صرف خلافت کے ساتھ منسلک رہنے سے ہو سکتا ہے۔ اس لئے ہمیشہ کوشش کریں کہ اس نظام کی حفاظت کریں اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ آپ اور آپ کی آئندہ نسلیں ہمیشہ خلافت کے بابرکت سایہ اور راہنمائی کے تحت رہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کے جلسہ سالانہ کو بہت کامیاب کرے اور سب کو توفیق دے کہ تقویٰ اور روحانیت میں ترقی کریں۔ اللہ آپ کے ساتھ ہو۔‘

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ سالانہ میں کل حاضری 86 تھی جن میں نیوزی لینڈ سے آنے والے وفد کے علاوہ باقی سارے لوکل ممبران جماعت اور مہمانان کرام تھے۔

الحمد للہ جلسہ سالانہ کے نتیجہ میں آٹھ بیعتیں ہوئیں۔ ساموا کا شمار چونکہ ترقی پذیر ممالک میں ہوتا ہے اس لیے جلسہ سالانہ کے اختتام پر ہیومینیٹی فرسٹ نیوزی لینڈ کی طرف سے بھجوائے گئے کپڑے اور دیگر روزمرہ استعمال کی اشیاء بھی ضرورت مندوں میں تقسیم کی گئیں۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ساموا کے باشندوں کے دل اسلام احمدیت کے لیے کھول دے۔ اور یہاں جلد جماعت کا مشن قائم ہو اور اسے دن بدن ترقی و استحکام عطا ہو اور خلافت حقہ کی جانثار اور وفادار اور خدا تعالیٰ کے سچے موحد عبادت گزار بندوں کی مضبوط جماعت قائم ہو جائے جس کو دیکھ کر لوگ اسلام احمدیت کی طرف کھنچے چلے آئیں۔ آمین۔

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION
Download on the App Store
ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

فقہی کارنر

اس اعتراض کا جواب کہ جلسہ کے لیے تاریخ کیوں مقرر کی؟

اور اگر کسی کے دل میں یہ دھوکہ ہو کہ اس دینی جلسہ کیلئے ایک خاص تاریخ کیوں مقرر کی۔ ایسا فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ رضی اللہ عنہم سے کب ثابت ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ بخاری اور مسلم کو دیکھو کہ اہل بادیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مسائل کے دریافت کرنے کیلئے اپنی فرصت کے وقتوں میں آیا کرتے تھے اور بعض خاص خاص مہینوں میں ان کے گروہ فرعت پاکر حاضر خدمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوا کرتے تھے اور صحیح بخاری میں ابی جمرہ سے روایت ہے۔ قال ان وفد عبدالقیس اتوا النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قالوا إنا نأتيك من شقة بعيدة و لا نستطيع ان نأتيك الا فى شهر حرام۔ یعنے ایک گروہ قبیلہ عبدالقیس کے پیغام لانے والوں کا جو اپنی قوم کی طرف سے آئے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ ہم لوگ دور سے سفر کر کے آتے ہیں اور بجز حرام مہینوں کے ہم حاضر خدمت ہو نہیں سکتے اور ان کے قول کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رد نہیں کیا اور قبول کیا پس اس حدیث سے بھی یہ مسئلہ مستنبط ہوتا ہے کہ جو لوگ طلب علم یا دینی ملاقات کیلئے کسی اپنے مقتدا کی خدمت میں حاضر ہونا چاہیں وہ اپنی گنجائش|فرصت کے لحاظ سے ایک تاریخ مقرر کر سکتے ہیں جس تاریخ میں وہ بآسانی اور بلا حرج حاضر ہو سکیں اور یہی صورت 27 دسمبر کی تاریخ میں لوظ ہے کیونکہ وہ دن تعطیلوں کے ہوتے ہیں اور ملازمت پیشہ لوگ بہ سہولت ان دنوں میں آسکتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے کہ اس دین میں کوئی حرج کی بات نہیں رکھی گئی یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اگر مثلاً کسی تدبیر یا انتظام سے ایک کام جو دراصل جائز اور روا ہے سہل اور آسان ہو سکتا ہے تو وہی تدبیر اختیار کر لو کچھ مضائقہ نہیں۔ ان باتوں کا نام بدعت رکھنا ان اندھوں کا کام ہے جن کو دین کی عقل دی گئی اور نہ دنیا کی۔ امام بخاری نے اپنی ہی میں کسی دینی تعلیم کی مجلس پر تاریخ مقرر کرنے کیلئے ایک خاص باب منعقد کیا ہے جس کا عنوان ہے من جعل لاهل العلم اياما معلومة یعنے علم کے طالبوں کے افادہ کیلئے خاص دنوں کو مقرر کرنا بعض صحابہ کی سنت ہے۔ اس ثبوت کیلئے امام موصوف اپنی ہی میں ابی وایل سے یہ روایت کرتے ہیں كان عبد الله يذكر الناس فى كل خميس یعنی عبداللہ نے اپنے وعظ کیلئے جمعرات کا دن مقرر کر رکھا تھا اور جمعرات میں ہی اس کے وعظ پر لوگ حاضر ہوتے تھے۔ یہ بھی یاد رہے کہ اللہ جل شانہ نے قرآن کریم میں تدبیر اور انتظام کیلئے ہمیں حکم فرمایا ہے اور ہمیں مامور کیا ہے کہ جو حسن تدبیر اور انتظام خدمت اسلام کیلئے ہم قرین صحت سمجھیں اور دن پر غالب ہونے کیلئے مفید خیال کریں ہی بالا میں جیسا کہ عزاسمہ فرماتا ہے۔ واعد واله لم استطعنه میں تو اس نے دینی دشمنوں کیلئے ہر یک قسم کی طیاری جو کر سکتے ہو کرو اور اعلا کلمہ اسلام کیلئے جو قوت لگا سکتے ہو لگاؤ۔ اب دیکھو کہ یہ آیت کریمہ کس قدر بلند آواز سے ہدایت فرما رہی ہے کہ جو مدبیر میں خدمت اسلام کیلئے کارگر ہوں سب بجالاؤ اور تمام قوت اپنے فکر کی اپنے بازو کی اپنی مالی طاقت کی اپنے احسن انتظام کی اپنی مدبی شائستہ کی اس راہ میں خرچ کرو۔ انتم فی پاؤڈ۔ ابنادان اور راندھے اور دشمن دین مبلوی اس صرف قوت اور حکمت عملی کا نام بدعت رکھتے ہیں۔ اس وقت کے یلوگ عالم کہلاتے ہیں جن کو قرآن کریم کی ہی خبر نہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ ۔

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 608-609)

(داؤد احمد عابد۔ مربی سلسلہ برطانیہ)

چھوٹی مگر سبق آموز بات

فتح مکہ اور پیغمبر اسلام کے عفو و درگزر کا اعلیٰ نمونہ

وہ مکہ جو آپ ﷺ کو بہت پیارا تھا، جس کے باسیوں نے آپؐ اور آپؐ کے ساتھیوں پر اسی مکہ میں طرح طرح کے ظلم روا رکھے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو ہجرتِ مدینہ کا حکم دے دیا، مگر جب حضورؐ ایک فاتح کی حیثیت سے دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ مکہ میں داخل ہوئے تو سب دشمنوں کو یہ کہہ کر معاف فرما دیا کہ "جاؤ! آج تم سب آزاد ہو صرف میں ہی تمہیں معاف نہیں کرتا بلکہ اپنے اللہ سے بھی تمہارے لئے معافی کا طلبگار ہوں۔"

(ابنِ ہشام)

(بشریٰ نذیر آفتاب۔ سسکاٹون، کینیڈا)

طلوع و غروب آفتاب

26 مارچ 2022ء

		طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ		05:03	18:33
مدینہ منورہ	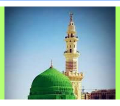	05:02	18:35
قادیان		05:03	18:44
ربوہ		04:43	18:24
اسلام آباد ٹلفورڈ	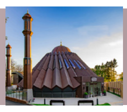	04:23	18:25